انڈرسٹینڈ اَس از آمنہ عالم

WWW.NOVELSCLUBB.COM

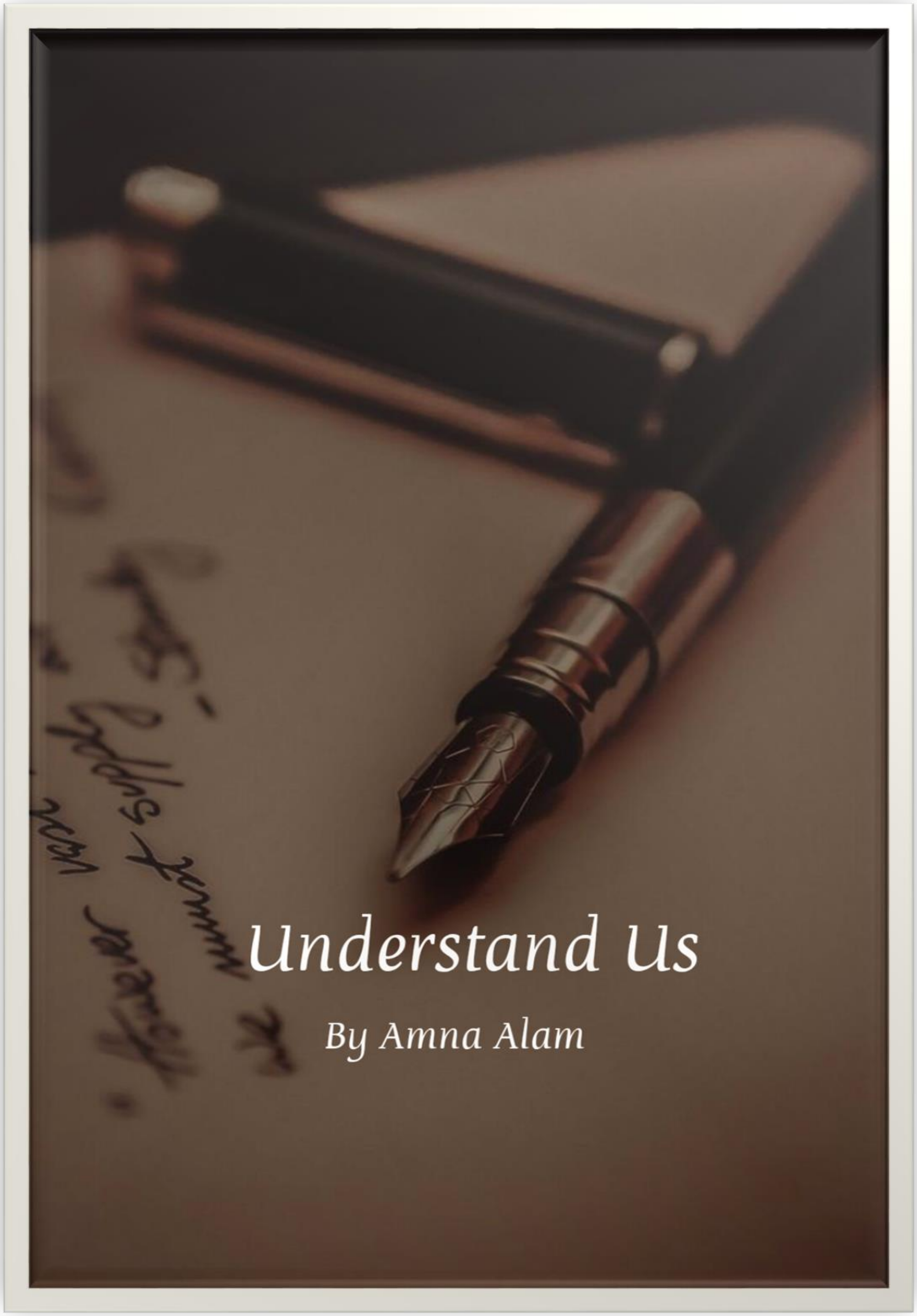

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

انڈرسٹینڈ آ اَس

آمنہ عالم

الجھنوں کی بھیڑ میں لاپتہ ہے زندگی!

"فائنلی اس سکول سے جان چھوٹی۔۔"

گراؤنڈ میں داخل ہوتے ہی فیلیز نے کندھے پر لٹکے بیگ کو ہوا میں اچھالتے ہوئے کہا تو بیگ ان سے کچھ فاصلے پر جا گرا۔

www.novelsclubb.com

"شرم کر لو فیلیز تم نے بیگ کو کیسے پھینکا ہے۔۔۔"

اطروجہ نے بیگ میں اپنی جومیٹری ڈالتے ہوئے فیلیز کو گھر کا۔

"ایسے۔۔۔ بھلا یہ بھی کوئی مشکل کام ہے۔۔۔"

فیلیز نے اطروجہ کا بیگ جس کی وہ زپ بند کر کے کندھے پر لٹکانے لگی تھی، چھین کر ہوا میں اچھال کر بھرپور قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"فیلیززززز۔۔"

اطروجہ کے چیختے ہی فیلیز پھرتی سے وہاں سے بھاگی۔

کافی دیر اس کے پیچھے بھاگنے کے بعد اطروجہ بیگز کے پاس واپس آئی۔ کیونکہ اسے پتہ تھا وہ جتنی مرضی کوشش کر لے اس بندر کو کبھی نہیں پکڑ سکتی۔

اسے بیگز کے پاس بیٹھتا دیکھ کر فیلیز بھی واپس مڑی۔

"اب دیکھو کس کا کونسا بیگ ہے۔ یہ نا ہو پچھلی بار کی طرح ایکسچینج ہو جائیں۔۔"

فیلیز کو قریب آتا دیکھ کر اطروجہ نے پانی کی بوتل کو منہ سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

بھاگ بھاگ کر اس کا سانس پھول گیا تھا اور فیلیز میڈم پر کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا۔

"کوئی نہیں ایک اور بہانہ مل جائے گا تمھارے گھر آنے کا۔۔"

فیلیز نے سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"فیلیززززز۔۔۔"

اطروجہ چیخی تھی۔

وہ جو مزے سے دونوں بیگز پر لیٹنے کے انداز سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی ایک دم سیدھی ہوئی۔

"اب کیا ہے۔۔۔؟ تمھاری چیخوں سے کسی دن میں نے اوپر پہنچ جانا ہے۔اتنا بھیانک کون چیختا ہے۔۔"

فیلیز بدمزہ ہو کر بولی۔

"ایسے کون بیٹھتا ہے۔بیگز دیکھو سارے گندے ہو گئے ہیں تمھارے ایسے بیٹھتے سے۔۔"

ایک نیا بھاشن شروع ہو چکا تھا۔

فیلیز نے ترحم بھری نگاہوں سے اسے دیکھا آج فیلیز کو یقین آگیا تھا کہ اطروجہ سٹھیائی ہوئی ہے۔چچ چچ!

"مجھے پتا کیا لگتا ہے۔۔"

فیلیز نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیا۔۔۔؟"

فیلیز کو سنجیدہ دیکھ کر اطروجہ نے بھی اپنا بھاشن روک کر پوچھا۔

"کہ جب تم پیدا ہوئی تھی نا۔۔"

اس کے یوں کہنے پر اطروجہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

"تو تمھارے کان میں آزان کی جگہ بھاشن دیا گیا ہو گا۔اس لئے تم سب کو بھاشن دیتی رہتی ہو۔۔ کبھی یہ ہو گیا تو کبھی وہ ہو گیا۔۔۔"

فیلیز نے کہہ کر ایک بیگ اٹھایا جو یقیناً اُس کا نہیں تھا اور سکول کے گیٹ کی جانب بڑھی کیونکہ اس کا اطروجہ کی بھیانک چیخ سننے کا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر پھر بھی اسے کچھ قدم چلنے پر ہی اطروجہ کا 'فیلیززززز' سنائی دیا تو وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا کر اطروجہ کے قریب آنے کے انتظار میں رُک گئی جو بیگ لے کر اس جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"تمھیں نظر نہیں آرہا ملازمہ نے ابھی اتنی صفائی کی ہے۔ جوتوں سمیت اندر آرہی ہو۔ باہر گراج میں اتار کر آؤ۔۔"

وہ جو ابھی گھر میں داخل ہوئی ہی تھی فائزہ بیگم کی آواز پر رک کر انہیں دیکھنے لگی۔ جنہیں ملازمہ تک کی فکر ہوتی تھی مگر اپنی بیٹی کے احساسات کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ روز اس امید سے گھر میں داخل ہوتی تھی کہ آج اس کی ماں اس سے پوچھے گی کہ دن کیسا گزرا۔۔؟ سکول میں کیا کیا۔؟

جس طرح وہ اظہر اور کشاف سے پوچھتی تھیں۔ مگر روز گھر آتے ہی کسی نہ کسی بات پر جھگڑ پڑتی۔ اس کی امید کا بلبلہ پھٹ جاتا تھا۔

فیلیز نے ملازمہ کو دیکھا جو کچن کے دروازے پر کھڑی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اسے دوبارہ صفائی کرنی ہی تھی۔ فیلیز نے سر جھٹکا۔ ایک ملازمہ اسے اس کی ماں سے زیادہ جانتی تھی۔ فیلیز چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجا کر مٹی سے بھرے جوتوں سمیت اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔

فائزہ بیگم اس کے کمرے تک پہنچتے اسے بد تمیز، نافرمان اور ڈھ حرام جیسے القابات

www.novelsclubb.com

سے نواز چکی تھیں۔ جنہیں فیلیز نے مسکراتے ہوئے قبول کیا تھا۔وہ آگے سے کچھ نہیں بولتی تھی نا بولنا چاہتی تھی۔ مگر ہر وقت کی ڈانٹ سن سن کر وہ انجانے میں ایسے کام کر دیتی تھی جس سے فائزہ بیگم کو مزید غصہ آتا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے دروازے کو پوری وقت سے بند کیا تھا۔

جس سے کمرے کی دیواریں تک ہل گئیں۔ نتیجتاً اسے فائزہ بیگم کے ڈانٹنے کی آواز دوبارہ آنے لگی مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔

فیلیز نے بیگ کھڑکی کے پاس رکھی سٹڈی ٹیبل پر رکھ کر کانوں میں دراز سے کاٹن برڈز نکال کر لگائے، دروازے پر چکنی چڑھا کر گرنے کے سے انداز میں بیڈ پر لیٹی۔

اب دو گھنٹے تک اس نے سونا تھا۔

فیلیز کی آنکھ کھلی تو گھڑی پانچ بجا رہی تھی۔ آج اس نے ظہر وقت پر نہیں پڑھی یہ سوچ کر اسے تھوڑی دیر کیلیئے، اس وقت ظہر کی نماز چھوٹنے پر شرمندگی ہوئی۔ مگر وہ ظہر کی شرمندگی میں عصر کی نماز چھوڑ کر پچھتانے کے حق میں نا تھی۔ اس لئے اس نے کانوں سے کاٹن برڈز نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھے۔ الماری سے یونیفارم

www.novelsclubb.com

چینج کرنے کیلیئے کپڑے نکالے اور واش روم کی جانب بڑھی۔ کچھ دیر بعد وہ واش روم سے نکلی تو چہرے سے ٹپکتا پانی اس کے تازہ تازہ وضو کی نشاندہی کر رہا تھا۔ نماز پڑھ کر اس نے دعا کیلیئے ہاتھ اٹھائے تو اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا مانگے۔ اپنے حالت پر اپنے رب کے سامنے روئے یا اپنے اندر موجود تنہائی کا بتائے۔

آنسو خود بہ خود اس کے گال بھگونے لگے اور اس کے کچھ دیر بعد اس نے دعا کیلیئے ہاتھ اٹھائے۔

"یارب تو، تو سب جانتا ہے۔۔۔"

منہ سے بس یہ نکلا۔ پھر بھی ہاتھ اٹھائے رکھے۔ پھر ہاتھوں ہو منہ پر پھیر کر اٹھ کھڑی ہوئی اور جائے نماز کو اس کی جگہ پر رکھتی منہ دھونے کیلیئے واش روم کی طرف بڑھی۔

----

www.novelsclubb.com

فیلیز کمرے سے باہر نکلی تو پورے گھر میں خاموشی کا راج دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔

"گھر والے کہاں ہیں۔"

کچن میں داخل ہوتے ہوئے اس نے ملازمہ سے پوچھا۔

"جی بی بی جی وہ آج اظہر اور کشاف بابا کی پارٹی ہے اس لیے بڑی بی بی اور صاحب جی انکے ساتھ گئے ہیں۔۔۔"

ملازمہ نے گھر میں چھائی خاموشی کی وجہ بتائی تو اسکا دل کیا اظہر اور کشاف کو آگ لگا دے بچپن سے اسکی ہر بات کے رد ہونے کی وجہ وہی دونوں ہوا کرتے تھے۔

آج بھنڈی گوشت اس لیے بنا ہے کیونکہ اظہر اور کشاف کو پسند ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"چائینیز ریستوران میں اس لیے نہیں جانا کیونکہ اظہر اور کشاف کو نہیں پسند۔"

"آج گیدرنگ اسلیے رکھی ہے کیونکہ اظہر اور کشاف اگلی کلاس میں گئے ہیں۔"

"تمھاری پی ٹی ایم میں نہیں جا سکتے کیونکہ اظہر کو بخار ہے۔۔"

"تمہارا رزلٹ لینے نہیں جا سکتے کیونکہ اظہار وکشاف کا میچ ہے۔۔"

ہر جگہ اظہر کشاف اظہر کشاف اظہر کشاف!

فیلیز نے گہرا سانس بھر کر نمیراں بی کو دیکھا جو اس کے چہرے پر آتے جاتے رنگوں کو ہی دیکھ رہی تھیں۔

"کھانے میں کیا بنا ہے؟"

فیلیز نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

"بھنڈی گوشت آپ بیٹھیں میں روٹی ڈال دیتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

نمیراں بی نے فریج کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں رہنے دیں میں نے سکول میں کھا لیا تھا۔"

وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے باہر نکلی

تو اسکے ہاتھ میں بیگ تھا۔اس سے پہلے نمیراں بی اس سے کچھ پوچھتیں وہ باہر جا چکی تھی۔

--

"السلام علیکم ماریہ ڈارلنگ کیسی ہیں؟"

فیلیز نے آتے ساتھ ماریہ بیگم کے گلے میں بانہیں ڈالیں تو ماریہ بیگم نے مسکرا کر اسکی جانب دیکھا وہ انہیں اطروجہ کی طرح عزیز تھی چلبلی سی ہر وقت خود بھی ہنستی اور دوسروں کو بھی ہنساتی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں ہی یاد کر رہی تھی آج اتنی لیٹ کیوں ہو گئی؟"

ماریہ بیگم نے اسکے گال کھینچتے ہوئے اس سے پوچھا۔

اسنے انکی بات کا "میں سکول سے واپسی پر سو گئی تھی اس لیے اطروجہ کہاں ہیں؟" جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"اپنے کمرے میں مردوں سے شرط لگا کر سوئی ہے۔جاؤ تم اسے اٹھادو میرے بس کی تو بات نہیں ہے۔میں کچھ کھانے کو بھجواتی ہوں۔۔۔"

ماریہ بیگم کے کہتے ہی فیلیز تھینک یو کہتی ہوئی اطروجہ کے کمرے کی طرف بھاگی۔

"...روجہ ڈئیر۔۔۔"

اطروجہ کے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھلا تو اطروجہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اسنے گردن گھما کر نووارد کو دیکھا جسے دیکھتے ہی اسکا دل کیا کہ اسکی گردن مڑوڑ دے۔

www.novelsclubb.com

"فیلیززززز۔۔۔"

اطروجہ بے بسی سے چیخی تھی کیونکہ اسوقت اسکا اٹھنے کا دل بلکل نہیں چاہ رہا تھا۔

"جی جاناں۔۔۔۔"

فیلیز مزے سے اسکی بھیانک چیخ کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"میں سو رہی تھی۔۔۔۔"

اب اطر وجہ کی آواز قدرے ہلکی تھی۔

"اچھا!! مجھے لگا آپ خواب چشمی کرتے ہوئے تخیلات کی دنیا میں خود کو بادشاہ اکبر کی ریاست کی نئی ملکہ مان بیٹھی ہیں۔اب چپ چاپ اٹھ جاؤ ورنہ تمہاری تاج پوشی یہیں کروا دوں گی۔"

فیلیز نے اپنی گہری اردو استعمال کرتے ہوئے اطر وجہ کو دھمکایا۔

"فیلی سونے دے نا تھوڑی دیر پلیز تو اتنی اچھی ہے بلکہ تو بھی سو جا آجا۔" اطر وجہ نے بڑے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکے لیے اپنے ساتھ بیڈ پر جگہ بنائی۔

"نہیں میری نیند پوری ہے تو اٹھ منہ دھو کے آ۔چل شاباش۔"

فیلیز اسکا کمبل چھین کر تہہ لگاتے ہوئے بولی۔

"تو بہت بری ہے اللہ کرے تو نالی میں گر جائے اللہ کرے تجھے کوا اٹھا کر لے جائے اللہ کرے تیرے واشروم کا لاک اٹک جائے۔"

اطروجہ غصے سے اٹھ کر واشروم تک جاتے ہوئے فیلیز کو اپنی طرف سے بددعائیں دینے لگی جنہیں سن کر فیلیز کے لیے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو گیا وہ اس کے سامنے ہنسنے کا رسک بلکل نہیں لے سکتی تھی۔اس لیے اسکے واشروم میں گھستے ہی فیلیز نے کب سے روکی ہوئی ہنسی کو آزاد کیا اطروجہ واقعی جھلی تھی مطلب کوا اٹھا کر لے جائے کوا ہے کہ ڈائناسور سوچتے ہوئے فیلیز دوبارہ ہنس پڑی۔

کافی دیر بعد اطروجہ نے باہر نکلنے کے لیے واشروم کے دروازے کی چٹخنی کھول کر ہینڈل گھمانا چاہا مگر ہینڈل اپنی جگہ سے ہلنے سے انکاری ہو گیا۔

اسنے دو تین بار کوشش کی مگر وہ اپنی جگہ جامد رہا۔

"فیلی۔۔۔"

اطروجہ نے فیلیز کو آواز لگائی۔

"ہاں کیا ہوا؟"

فیلیز جو لاک کی کھڑ پڑ سن چکی تھی فوراً بولی۔

"واشروم کا لاک اٹک گیا ہے۔۔۔۔"

اطروجہ کی بات سنتے ہی فیلیز کا قہقہ چھوٹا۔

www.novelsclubb.com

"فیلیززززز۔۔۔۔"

اطروجہ اسکا قہقہ سن کر چیخی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں ہاں دیکھتی ہوں تمہیں کس نے کہا تھا بددعائیں دو مجھے۔۔"

اطروجہ کو چڑاتے ہوئے فیلیز نے لاک کو باہر سے کھولنے کی کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوتا دیکھ کر اطروجہ رونے لگی۔

"تم رونا تو بند کرو میں کسی کو بلاتی ہوں۔۔۔"

فیلیز اسے تسلی دیتے ہوئے باہر کی جانب جانے لگی تو اطروجہ چیخی۔

"نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے تم کہیں نہیں جاؤ۔"

"ہیں! پہلے جب واشروم میں آدھے گھنٹے سے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی تب ڈر نہیں لگا اب تمہیں کس چیز سے ڈر لگ رہا ہے لائٹ چل رہی ہے واشروم کی۔۔"

فیلیز کو تو اسکی بات پر حیرت ہو رہی تھی۔

"نہیں نا پہلے لاک بھی تو نہیں اٹکا تھا۔مجھے ڈر لگ رہا اگر تمہارے آنے سے پہلے

سانس گھٹنے سے میں مر گئی یا کوئی چھپکلی آگئی اور اگر کاکروچ آگیا میں نے اسے دیکھتے ہی بے ہوش ہو جانا ہے۔۔۔"

اطروجہ نے اپنی ہی منطق بیان کی فیلیز نے خود کو دیے جانے والا فلم کا نادیدہ لقب بغیر کسی چوں چراں کے اندر بیٹھی اطروجہ کے نام کیا۔اسے آج احساس ہوا وہ تو بس فلم کا ٹریلر تھی اصلی فلم تو اندر بیٹھی تھی۔

"اچھا اور میرے یہاں کھڑے رہنے سے کیا ہوگا۔۔۔"

فیلیز نے سانس کھینچ کر پوچھا۔

"کم از کم یہ سوچ کر سکون تو ملے گا میں مرتے وقت اکیلی نہیں تھی۔۔"

اطروجہ نے اپنے جیسا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"جب تم مر ہی جاؤ گی تو سکون کا کیا کرنا ہے تم نے۔۔۔"

فیلیز نے نیا نقطہ اٹھایا۔

"روح کو سکون فیلی جان روح کو۔۔۔۔۔''

پاس جواب تیار تھا۔اطروجہ کے

فیلیز نے سر جھٹکا۔اسے اس وقت اپنا آپ بھی اطروجہ کے ساتھ بیوقوف لگا جو فضول بات پر بحث کررہی تھی.اسنے دراز کوئی کام کی چیز ڈھونڈنے کے لیے کھولا تو اسے پیچ کس دکھا۔اسنے پیچ کس سے لاک کے پیچ کھولنے کی کوشش کی مگر پیچ مضبوطی سے کسے ہوئے تھے۔

"فیلیز۔۔۔"

اطروجہ نے آٹھویں بار فیلیز کو آواز دی۔

"ہاں میری ماں یہیں ہوں میں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

فیلیز نے جھنجھلائی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"اچھا۔۔۔۔''

اطروجہ نے جیسے سکھ کا سانس لیا اور اس کے یہ سکھ کے سانس فیلیز کو دکھ میں مبتلا

کررہے تھے بار بار فیلیز سن سن کر اطروجہ سے زیادہ فیلیز کو جلدی تھی دروازہ کھلنے کی آدھے گھنٹے کی محنت کے بعد بلاآخر لاک کھلا تو اطروجہ کے ساتھ ساتھ فیلیز نے بھی سکھ کا سانس لیا۔

"کرتی رہی ہو۔۔۔" میں اندر بند تھی اور تم باہر اپنا پسندیدہ کام

اطروجہ نے صاف کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

نہیں یہ میں نے تب کیا ہے جب آپ اندر نیند پوری کر رہی تھیں۔۔۔"

فیلیز نے پیچکس اور لاک دراز میں رکھتے ہوئے کہا۔

"ویسے تم بانو سے زیادہ اچھی صفائی کر لیتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

اب پتا نہیں اطروجہ نے تعریف کی تھی یا طنز۔

شکریہ!"

فیلیز نے اپنی تعریف مان کر اطروجہ کا زکریہ ادا کیا اتنے میں ملازمہ ٹرالی پر لوازمات سجائے اندر داخل ہوئی۔

"بانو تمہاری شادی کب ہے۔۔۔"

فیلیز کی بات پر بانو کا چہرہ سرخ ہوگیا جس پر فیلیز کا قہقہ چھوٹا تھا۔

"۔۔۔۔تم نے بتایا نہیں بانو"

فیلیز مزہ لیتے ہوئے بولی۔

"جی اگلے سال۔۔۔۔"

بانو نے شرماتے ہوئے بڑی مشکل سے یہ تین الفاظ کہے۔

"اچھا۔۔۔۔"

فیلیز نے دوبارہ قہقہہ لگایا فیلیز کو اسکی غیر ہوتی حالت پر ہنسی آرہی تھی۔

"کیوں تنگ کر رہی ہے جاؤ بانو چائے میں خود ڈال لوں گی۔۔"

اطر وجہ نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

"مزہ آتا ہے یار کتنا پیارا شرماتی ہے۔۔"

"فیلیز کی بات پر اطر وجہ نے نفی میں سر ہلایا۔

جس دن سے فیلیز کو بانو کی بات طے ہونے کا پتا چلا تھا اس دن سے وہ بانو کو تنگ کر تی تھی۔

"کالج کا کیا کرنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

فیلیز نے اپنا کافی کا مگ اٹھاتے ہوئے اطر وجہ سے پوچھا۔

"کل تو آخری پیپر تھا ابھی دو مہینے پڑے ہیں۔ آرام سے سوچیں گے۔۔"

اطر وجہ نے بڑے آرام سے کہتے ہوئے چائے کا کپ اٹھایا۔

"پرسوں سے پری کی کلاسز سٹارٹ ہو رہی ہیں تمام کالجز میں اسلیے انسانوں کی طرح آج ڈیسائیڈ کرو کل ریجسٹریشن کروانے جانا پڑے گا۔۔"

فیلیز نے کافی کا سپ لیتے ہوئے اسکے سر پر بم پھوڑا کچھ دیر تو اطروجہ کو اسکی بات سمجھنے میں لگی۔

"کیا مطلب میں نے تو اتنا کچھ پلین کیا تھا اب کیا ہو گا۔۔"

بات سمجھ آنے پر اطروجہ نے بے چارگی سے کہا۔

"کچھ نہیں اپنے پلینز پر فاتحہ پڑھ کر انہیں دفنا دو اور کالج جانے کی تیاری پکڑو۔۔"

فیلیز نے بڑی بے رحمی سے اسکے 'کیا ہو گا' کا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"تم بھلا دو بول تسلی کے نہیں بول سکتی؟"

اطروجہ نے اسے لتاڑا۔

"نہیں۔۔۔"

فیلیز نے اسکے لتاڑنے کو کسی خاطر میں نالاتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں کھانے پینے سے فارغ ہو کر لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گئیں۔کافی کالجز کو سرچ کرنے کے بعد انہیں ایک کالج پسند آیا۔

ابھی انہوں نے اس کالج کے بارے میں مزید معلومات اکٹھی کرنے کا سوچا ہی تھا کے بانو دروازے سے ہی کھانا لگنے کی اطلاع دے کر بھاگ گئی اس کی سپیڈ دیکھ کر فیلیز اور اطروجہ قہقہ لگا کر باہر کی جانب بڑھیں۔

"آج کل کیا کر رہے ہو آپ دونوں۔۔۔"

ظہور صاحب نے اطروجہ اور فیلیز سے پوچھا۔کھانے کے دوران

www.novelsclubb.com

"باباکالج دیکھ رہے ہیں پری کی کلاسس سٹارٹ ہو رہی ہیں کل سے۔۔۔"

اطروجہ نے چاول پلیٹ میں نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ کوئی پسند آیا؟"

ظہور صاحب نے پوری اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئے پوچھا۔کاش میرے ماں باپ بھی مجھ سے یونہی پوچھا کرتے انہیں تو پتا بھی نہیں ہو گا کے میرا آج آخری پیپر تھا فیلیز نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے سوچا۔ایک دم اسکی بھوک مر گئی مگر وہ اتنی بد اخلاق نا تھی کہ ان کے اٹھنے سے پہلے میز چھوڑتی اس لیے وہیں بیٹھی رہی۔ طرح

"جی ایک اچھا لگا ہے۔کھانے کے بعد اس کی باقی تفصیل نکالیں گے۔کل اس کی رجسٹریشن کیلئے جانا پڑے گا۔۔"

اطر وجہ نے انہیں اطلاع دی۔

"ٹھیک ہے ناعم لے جائے گا۔"

ظہور صاحب نے ناعم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بابا میں؟"

ناعم نے ایسے پوچھا جیسے اسے غلط سنائی دیا ہو۔

"جی صاحبزادے صاحب آپ میرے خیال سے آپ کا ہی نام ناعم ہے۔۔۔"

ظہور صاحب نے آبرو اچکا کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی بابا لے جاؤں گا۔۔۔"

ناعم نے منہ بنا کر کہا۔ تو فیلیز نے اس کے بنے منہ کو دیکھ کر بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کو منظر عام پر آنے سے روکا۔

www.novelsclubb.com

کھانے کے بعد کالج کے بارے میں انفارمیشن نکالتے انہیں دس بج گئے ٹائم دیکھتے ہی فیلیز جلدی سے اطر وجہ اور ماریہ بیگم سے مل کر گھر جانے کے لیے باہر نکلی جو دو گھر چھوڑ کر تھا۔

"آج کافی تھک گئے۔۔۔"

اظہر نے لاؤنج میں بیٹھتے ہی صدا لگائی اتنے میں نمیراں بی پانی لے کر آ گئیں۔

"فیلیز کہاں ہے۔۔۔"

فاہس صاحب نے نمیراں بی سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے پوچھا۔

"کہاں ہو گی کمرے کا دروازہ بند کئے پڑی ہو گی ماں باپ کے پاس بیٹھنا تو گناہ سمجھتی ہے۔"

اس سے پہلے نمیراں بی کچھ کہتیں فائزہ بیگم نے اپنی بھڑاس نکالنا ضروری سمجھا۔

www.novelsclubb.com

"صاحب جی وہ باہر گئیں ہیں۔۔۔"

فائزہ بیگم کے چپ ہوتے ہی نمیراں بی جلدی سے بولیں کہیں فائزہ بیگم دوبارہ نہ شروع ہو جائیں۔

"کیا؟ کس وقت گئی ہے آپ کو کچھ بتا کر نہیں گئی وہ۔۔؟"

فاہس صاحب نے بے چینی سے پوچھا۔

"نہیں صاحب جی میرے باہر آتے تک وہ جا چکی تھیں۔ تقریباً! چھے بجے کا وقت تھا۔۔"

نمیراں بیگم پریشانی سے بولیں۔

فاہس صاحب نے گھڑی کی طرف دیکھا جو دس بجنے کا اعلان کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

چار گھنٹے ہو چکے تھے وہ صحیح معنوں میں پریشان ہوئے۔فائزہ بیگم کو بھی فکر نے آن گھیرا کے اگر وہ واپس نا آئی تو کیا ہو گا۔

فیلیز اپنے پاس موجود چابی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو سب کو لاؤنج میں منتظر پایا اظہر اور کشاف نیند میں جھول رہے تھے اسے حیرت ہوئی کہ انکے تو جمائی لینے پر بھی انہیں فائزہ بیگم فوراً کمرے میں لے جاتی تھیں۔

"کہاں تھی تم؟"

فائزہ بیگم نے اس سے پوچھا۔

"اطر وجہ کے گھر۔۔۔"

اس نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا اسے اس سوال پوچھنے کی وجہ سمجھ نہیں آئی مگر یک دم اسے سب کے یہاں ہونے کی وجہ اور سوال کا مقصد سمجھ میں آگیا۔

www.novelsclubb.com

"اووو تو آپ لوگوں کو لگا میں بھاگ گئی ہوں۔۔۔"

یہ کہتے ہی فیلیز نے زوردار قہقہ لگایا۔

"مطلب اتنا سا اعتبار نہیں ہے مجھ پر؟"

فیلیز نے آنکھوں کے کناروں سے پانی صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں فکر ہو رہی تھی تمہاری۔۔۔۔"

کہتے ہی فیلیز کا قہقہ دوبارہ چھوٹا۔ فاہس صاحب کے

اسنے "ہاہاہا--آپ لوگوں کو اور وہ بھی میری فکر---ہاہاہا-- نہیں -- -"

قہقہہ لگاتے ہوئے بمشکل اپنی بات مکمل کی تھی۔

"میری فکر؟"

www.novelsclubb.com

اسنے اپنے سینے کی طرف انگلی کرتے ہوئے تصدیق چاہی تھی۔

"یہ فکر نہیں تھی کہ آپ لوگوں کو اپنی فکر تھی آپ لوگوں کو

مجھے کچھ ہو گیا تو آپ لوگ کیا کریں گے بلکہ آپ لوگوں کو یہ فکر تھی کہ اگر میں

واپس نا آئی تو لوگوں کو کیا کہیں گے۔"

اُسنے انہیں آئینہ تھمایا جن میں انہیں اپنا عکس بالکل صاف نظر آرہا تھا۔

"لیکن وہ میری فکر والا جوک واقعی کمال تھا۔۔"

وہ کہہ کر ہنستے ہوئے کمرے کی جانب بڑھی کمرے تک پہنچتے آنسو اس کا گال بگھو چکے تھے۔اپنے ماں باپ کے سامنے اس نے انکی بے اعتباری کو مزاق میں اڑا دیا تھا مگر یہ ضرب بہت کاری تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کس کے پاس جاکہ روئے اسکی ۔آنکھیں بے ساختہ چھت کی جانب اٹھیں وہ اکیلی نہیں تھی وہ تھا اسے سننے والا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا ہوا ہے کل رات لیٹ جانے پر ڈانٹ پڑی ہے۔۔"

اطروجہ نے فیلیز کا بگڑا موڈ دیکھ کر پوچھا۔

"ہمم یہ تو روز کا ہے۔۔۔۔"

فیلیز نے اسکے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یار وہ تمہارے لیے پریشان ہونگے اس لیے ڈانٹ دیا۔۔"

اطروجہ کی بات سن کر فیلیز کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیلی۔

"اس ٹوپک پر بحث نہیں کرو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔۔"

فیلیز نے اطروجہ کو ہمیشہ کی طرح ٹوکا تھا۔

"نہیں تم ہمیشہ یہی کہتی ہو یہ بھی تو دیکھو انہوں نے تمہیں پڑھنے کی اجازت دی ہے تمہارے خاندان میں کسی لڑکی کو اجازت نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

اطروجہ نے اسے سمجھانا چاہا۔

"کاش اجازت کے ساتھ تھوڑا اعتماد بھی دے دیتے۔۔۔"

فیلیز کے لہجے میں واقعی محرومی بول رہی تھی۔

"یار تمہیں ہر چیز لا کر تو دیتے ہیں جتنے پیسے مانگتی ہو بنا کچھ پوچھے تمہیں دے دیتے ہیں ہمیں یہاں ہر بات کے بارے میں تفصیل دینی پڑتی ہے پتا نہیں تم چاہتی کیا ہو۔"

اطر وجہ کو جیسے اس پر غصہ آیا تھا۔

"نہیں چاہیے چیزیں مجھے, توجہ چاہیے وہ توجہ جو بچپن سے اظہر اور کشاف کو ملتی ہے میں چاہتی ہوں وہ مجھ سے پوچھیں کے میں نے وہ پیسے کہاں خرچ کرنے ہیں؟ کیوں چاہیے مجھے؟ انہیں اتنا بھی نہیں پتا ہو گا کہ میں کونسی کلاس میں ہوں مگر انہیں یہ پتا تھا کہ کل اظہر اور کشاف کی پارٹی ہے مانتی ہوں صرف اظہر اور کشاف ننھیال ددھیال میں لڑکے ہیں مگر تھوڑی سی توجہ مجھے بھی چاہیے نا۔! کیوں بیٹی آج بھی بے مول ہے؟ کیوں آج بھی بیٹوں کو بیٹیوں سے بڑا درجہ ملتا ہے؟"

فیلیز جسکی آواز ہمیشہ دھیمی ہوتی تھی آج اسکی آواز کمرے سے باہر آرہی تھی اس سے صبر کا دامن چھوٹ رہا تھا وہ اپنے حواسوں میں نا تھی ورنہ کبھی اس بارے میں اتنی بات نہ کرتی فیلیز کمرے سے باہر نکلی تو باہر ناعم کھڑا تھا اسکی آنکھوں میں ترحم

بھر اتا ثر دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ سب سن چکا ہے فیلیز کو خود پر غصہ آیا بھلا کیا ضرورت تھی ضبط کھونے کی۔

”مجھے نفرت ہے ان ترحم بھری نگاہوں سے۔اس لیے اپنی نگاہوں میں موجود ترحم کسی اور کیلئے سنبھال کے رکھو۔۔۔“

ناعم کے پاس سے گزرتے ہوئے فیلیز نے کڑوے لہجے میں کہا تھا۔

ناعم تو اسکے لہجے میں کڑواہٹ دیکھ کر ششد تھا وہ اس سے دو عمر میں دو سال چھوٹی تھی۔ بھلا اتنی سی عمر میں کسی کے لہجے
میں اتنی کرواہٹ کیسے ہو سکتی ہے۔اب اسے کون سمجھاتا کہ
لہجوں میں کڑواہٹ بھرتے وقت عمر نہیں دیکھتی۔

www.novelsclubb.com

--

اطروجہ ابھی تک دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے فیلیز گئی تھی۔ فیلیز نے ایک بار اسے کہا تھا کہ ہمیشہ ہنسنے اور ہنسانے والے اگر اپنی روح پر لگے رستے زخموں کی جھلک دکھا دیں تو دنیا رو پڑے اسے تب لگا تھا فیلیز ایسے ہی کوئی فلسفہ جھاڑ رہی ہے مگر آج اسے اسکی بات سمجھ آئی تھی۔

"رجسٹریشن کے لیے نہیں جانا؟"

ناعم نے اسکا کندھا ہلا کر پوچھا تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں چلو۔۔"

اطروجہ نے فائلز اٹھاتے ہوئے کہا۔

"فیلیز؟"

ناعم نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

اسکی طبیعت خراب تھی تو وہ گھر چلی گئی اسکی فائل اور فیس یہیں ہیں میں کروادوں گی۔۔۔"

اطروجہ نے بات بناتے ہوئے کہا تو ناعم مزید کچھ کہے بغیر باہر بڑھا اطروجہ بھی اسکے پیچھے پیچھے باہر آئی۔

----

www.novelsclubb.com

فیلیز گھر آکر کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے بیڈ پر لیٹی بے اختیار اسکی آنکھوں سے آنسوں رواں ہوئے۔

ان محرومیوں کو چھپانے کے لیے وہ کیا کچھ کرتی تھی اور آج ایک پل میں اسنے اپنا آپ کھول دیا۔اسے نفرت تھی ان لمحوں سے جو اسے کمزور کردیتے تھے۔کل

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنے ماں باپ کی آنکھوں میں اپنی عزت چلے جانے کا خوف دیکھ کر اسے کئی پل تک یقین نہیں آیا تھا۔ اتنی بے اعتباری نے اسے نئے سرے سے توڑا تھا۔ وہ اب امیدیں نہیں لگاتی تھی اس لئے اکثر اسے کسی بات سے فرق نہیں پڑتا تھا مگر کبھی کبھی اسے چھوٹی چھوٹی باتیں رلا دیتی تھیں۔ اسے اس بات سے سخت چڑ تھی۔ آنسوں خود ہی بہہ کر خشک ہو چکے تھے۔ اپنے آنسوؤں کو پونچھ کر خود کو سب ٹھیک ہونے کی تسلی دینا اسنے عرصے سے چھوڑ دیا تھا۔

کہتے ہیں مایوسی کفر ہے مگر وہ مایوس نہیں ہوئی تھی بس اسنے خوش فہمیاں پالنا بند کر دیا تھا۔ وہیں لیٹے لیٹے اسے نیند نے اپنی آغوش میں لیتے ہوئے کچھ دیر کے لیے فکروں سے آزاد کیا۔

www.novelsclubb.com

کمرے کے دروازہ بجنے کی آواز پر فیلیز کی آنکھ کھلی۔اسے یقین تھا کہ اطروجہ ہو گی کیونکہ اطروجہ اور نمیراں بی کے علاوہ اسکے کمرے میں کوئی نہیں آتا تھا۔فیلیز نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے اطروجہ کھڑی تھی فیلیز نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا۔ دونوں کے چہرے پر پچھلی بات کا کوئی شبہ نہ تھا اطروجہ اسے نظرانداز کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

"تم سو رہی تھی؟"

اطروجہ نے بیڈ شیٹ پر پڑی سلوٹوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں،۔۔۔"

فیلیز نے بےزاری سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"جوتے پہن کے۔۔۔؟"

اطروجہ نے اس کے جوتوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔

"ہاں تو؟"

فیلیز اس کے سوالوں سے زچ ہوتی کھا جانے والے انداز میں کہتی واش روم کی طرف بڑھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ منہ دھو کے باہر نکلی تو اطروجہ کو کرسی پر بیٹھے دیکھ کر بیڈ کی طرف گئی۔

"تم تھکی تھکی لگ رہی ہو حالانکہ ابھی سو کے اٹھی ہو۔۔"

اطروجہ نے اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"روحیں تھک جائیں تو سونے سے تھکاوٹ نہیں اترتی۔"

فیلیز نے بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہوئے عجیب سے لہجے میں کہا اطروجہ کے سر کے اوپر سے اسکی بات گزری تھی۔

www.novelsclubb.com

”تم یہ فلسفانہ باتیں کہاں پڑھتی ہو مجھے بھی بتاؤ۔میں نے بھی سیکھنی ہیں۔۔“

اطروجہ نے تجسس سے پوچھا۔

”سیکھتی نہیں ہوں زندگی سکھاتی ہے دعاکرو کبھی تمہیں نا سیکھنی پڑیں۔اس کا معلم بہت ظالم ہے۔۔“

فیلیز نے اسکے برابر والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”واہ کیا بات کی ہے قسمیں مجھے سمجھ نہیں آئی سکول میں تو تم ایسی نہیں تھ۔ی خیر دفع کرواسے میں تمہیں ڈاکومنٹس دینے آئی تھی رجسٹریشن کروادی ہے کل سے کلاسز سٹارٹ ہیں اب تمہاری جگہ کلاسز لینے بھی میں نہیں جاسکتی۔۔۔“

اطروجہ نے فیلیز پر طنز کرتے ہوئے اسکی طرف فائل بڑھائی۔فیلیز نے اسکے طنز کو نظرانداز کرتے ہوئے فائل میز پر رکھتے ہوئے آنکھیں موندلیں۔اطروجہ نے اسکی حرکت پر دانت پیسے تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آجائیں نمیراں بی۔۔۔"

فیلیز نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا تو نمیراں بی لوازمات سے سجی ٹرالی دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئیں۔

صبح کے وقت فیلیز تیار ہو کہ نیچے آئی تو سب ناشتہ کر رہے تھے فائزہ بیگم میز پر موجود نہیں تھیں۔ فیلیز بیگ کرسی کی بیک پر لٹکاتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھی۔

"مجھے فون چاہیے۔۔۔"

فیلیز نے بریڈ پر جیم لگاتے ہوئے کہا۔ فیلیز نے رجسٹریشن کی فیس اپنی سیونگز سے دے دی تھی مگر وہ آج انہیں بتانا چاہتی تھی کہ آج اسکا کالج میں پہلا دن ہے اسی لیے اس نے فون کا شوشہ چھوڑا تا کہ وہ اس سے پوچھیں کیوں چاہیے۔

"ابھی کچھ دن انتظار کرو میں مارکیٹ جاؤں گا تو لے آؤں گا۔۔"

فاہس صاحب نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے آج ہی چاہیے۔"

فیلیز کو لگا تھا کہ اب وہ پوچھیں گے۔

ٹھیک ہے یہ کریڈٹ کارڈ پکڑو اور سکول سے واپسی پر ڈرائیور کے ساتھ لے آنا۔۔"

فاہس صاحب نے کریڈٹ کارڈ میز پر رکھ کر انگلی سے اس کی طرف کھسکایا تھا فیلیز کا موڈ اچھا خاصہ خراب ہو چکا تھا وہ کریڈٹ کارڈ اور بیگ اٹھا کر باہر کی جانب بڑھی جہاں ڈرائیور اسکا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کالج کے گیٹ پر گاڑی رکتے ہی فیلیز نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی اور گاڑی سے نکلتے کالج گیٹ کی طرف بڑھی۔پری کلاسز میں گھر کے کپڑوں میں آنا تھا اس لیے بچے رنگ برنگے کپڑوں میں تھے فرسٹ ائیر کے بچوں کے پری بورڈز چل رہے تھے اسی لیے یونیفارم میں موجود طلبہ وطالبات کتابیں تھامے سب کچھ آخری پل میں ذہن نشیں کرنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ابھی وہ آگے بڑھ ہی رہی تھی جب کسی نے اسکا نام پکارا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اطروجہ کو کھڑا دیکھ کر مسکرا دی اطروجہ نے اس کے جیسے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

"ہیلو میڈم کیسا لگ رہا ہے کالج کا پہلا دن۔۔۔"

اطروجہ نے قریب آکر پوچھا۔

"اچھا لگ رہا ہے یوں لگ رہا ہے سکول کی قید سے آزادی ملی ہے۔۔"

فیلیز نے بانہیں پھیلا کر کہا تو اطروجہ ہنس پڑی۔

"ہاں اور بیٹا پتا چلے یہاں بھی کوئی تمہارے فیورٹ سر محسن ہوں۔۔"

اطروجہ نے اسے چڑایا۔

"نہیں کرو یار ان کو تو مجھ سے ویسے ہی کچھ خاص مسئلہ تھا یہاں بھی وہ آ آگئے نا تو میں نے خودکشی کر لینی ہے۔"

فیلیز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ سر محسن انکے فزکس کے سکول ٹیچر تھے۔ جو فیلیز کی شرارتوں کی وجہ سے اسے ٹوکتے تھے اسی وجہ سے فیلیز کو وہ کچھ خاص پسند نہ تھے۔

"بریک لگاؤ بہن اتنا جزباتی ہونے کی کیا ضرورت ہے چلو کینٹین چلتے ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

اطروجہ نے اسے تقریباً اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے کہا۔

"اللہ جی یہاں بریانی ملتی ہو۔۔"

فیلیز نے اس کو ساتھ گھسیٹتے ہوئے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

"تم اس وقت بریانی کھاؤ گی؟"

اطروجہ نے حیرت سے اسے گھورا۔

"ہاں تو بریانی کھانے کا کوئی ٹائم تھوڑی مقرر ہوتا ہے۔یہ تو کسی بھی وقت کہیں بھی کھائی جاسکتی ہے۔۔۔"

فیلیز مزے سے بولی۔

"بریانی پتا ہے کتنی ہیوی ہوتی ہے۔"

حیرت ہی ختم نہیں ہو رہی تھی بھلا کوئی انسان اطروجہ کی اتنی صبح اتنی مصالحے دار بریانی کیسے کھا سکتا تھا مگر وہ بھول گئی تھی مقابل فیلیز ہے جو کچھ بھی کر سکتی ہے۔

www.novelsclubb.com

ہاں بھائی پتا ہے اور تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے اپنے پیسوں سے کھاؤں گی۔۔۔"

فیلیز کہتے ہوئے کینٹین کی طرف بڑھی۔

"انکل بریانی ہے۔"

فیلیز نے کہا تو کینٹین پر کھڑے آدمی نے اسے پاؤں سے لے کر سر تک گھورا۔

"نہیں بیٹا۔۔۔۔وہ۔۔۔۔"

ابھی اس آدمی کی بات منہ میں ہی تھی کہ فیلیز نے ان کی بات کاٹی۔

"کیا مطلب آپکی اتنی بڑی کینٹین میں بریانی نہیں ملتی پھر یہ کینٹین کس نام کی ہے ہمارے سکول میں تو چھوٹی سی کینٹین سے بھی بریانی ملتی تھی۔۔۔"

فیلیز شروع ہو چکی تھی۔

"فیلیززززز۔۔"

اطروجہ کے چیخنے پر کینٹین میں موجود لوگوں نے بے ساختہ اپنے کانوں پر رکھ کر اسے دیکھا تو اطروجہ نے فوراً معافی مانگی سب اپنے اپنے کاموں میں دوبارہ مشغول ہو گئے۔

"ہاں کیوں چیخ رہی ہو۔۔۔۔"

فیلیز نے اپنی بات روک کر اس سے پوچھا۔

"انکل کی سن لو سکول کے قصے بعد میں سنا لینا۔۔"

اطروجہ نے اسے پھاڑ کھانے والے انداز میں گھورتے ہوئے کہا تو فیلیز نے آبرو اچکا کر کاؤنٹر پر کھڑے آدمی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"اس وقت نہیں ہے بریانی بیٹا ابھی بن رہی ہے۔۔۔"

اس آدمی نے جلدی سے کہا کہیں وہ پھر سے شروع نہ ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا کتنی بن گئی ہے؟"

فیلیز کے نئے سوال پر اطروجہ کا دل کیا اسے دو لگائے۔

"بیٹادم پر لگی ہے۔پانچ منٹ میں دم کھل جائے گا پھر پیکنگ کر کے بریک تک تیار ہو جائے گی۔۔"

اس آدمی نے فیلیز کو تفصیل سے آگاہ کیا۔

"آپ مجھے بغیر پیکنگ کے ہی دے دیں میں پلیٹ میں کھالوں گی آپ کی پیکنگ کے پیسے بھی بچ جائیں گے اور میں آپ کو پورے پیسے بھی دے دونگی کیسا؟"

فیلیز نے ان کو نئے مشورے سے نوازا۔

اس آدمی نے کچھ کہنے کو منہ کھول کر بند کر دیا کیونکہ وہ یہ تو جان گیا تھا کہ یہ لڑکی بریانی لے کر ہی ٹلے گی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تو میں ٹیبل پر انتظار کر رہی ہوں بجھوا دیجیئے گا۔"

اس آدمی کو کچھ نا بولتے دیکھ کر فیلیز کہتے ہوئے مڑی۔

"تم نے ہر کسی کو ضرور تنگ کرنا ہوتا ہے۔۔۔"

اس کے مڑتے ہی اطروجہ نے اسے گھرکا۔

"لواب میں نے کس کو تنگ کیا انکل میں نے آپ کو تنگ کیا؟"

فیلیز نے کاؤنٹر پر کھڑے آدمی سے پوچھا تو اطروجہ نے ماتھا پیٹا۔اس آدمی نے زبردستی مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا ورنہ جتنا اس لڑکی نے اس کا سر کھپایا تھا پچھلے دس برس سے کسی نے نہیں کھپایا تھا۔

"فیلیز تمہاری چوتھی پلیٹ ہے بس کرو۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اطروجہ کب سے اسے کھاتا دیکھ کر اُکتا گئی تھی بھلا اتنی صبح چار پلیٹیں بریانی کی اسے تو سوچ کر ہی متلی آرہی تھی۔

"تم میرے نوالے گن رہی ہو۔۔۔"

فیلیز نے آخری چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔آج شاید ہم کالج اس لئے آئے تھے کہ کالج دیکھیں گے ہیں نا۔۔"

اطروجہ کو اس پر غصہ آرہا تھا۔

"بریانی ضروری تھی روجہ ڈیئر کالج تو یہیں ہے۔اگلے دو سال میں جی بھر کے دیکھ لیں گے۔"

فیلیز مزے سے اس کے غصے کو نظر انداز کرتے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھی تو اطروجہ بھی اٹھی۔اطروجہ کو نزدیک آتا دیکھ کر فیلیز نے شرارتا ایک اور پلیٹ کا کہا جس پر اطروجہ 'فیلیززززز' کہہ کر اسکو مارنے کے لیے آگے بڑھی مگر فیلیز پھرتی

سے 1200 کاؤنٹر پر رکھتے باہر کی جانب بھاگی اطروجہ اسکی کہی ہوئی پلیٹ کو کینسل کرواکر اسکے پیچھے بڑھی۔

"تم ٹیسٹ کیوں نہیں کررہی تھی ؟"

اطروجہ نے لیکچر ختم ہوتے ہی فیلیز سے پوچھا۔آج ان کے فزکس کے سر نے ان سے میٹرک کے سوالوں کا سرپرائز ٹیسٹ لیا تھا۔فیلیز کے مطابق وہ سرپرائز کم اور شاک زیادہ تھا بھلا کالج کے پہلے دن کونسا سرپرائز ٹیسٹ۔

"میرا دل نہیں کررہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

فیلیز نے اپنے بازوؤں پر سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

کیا تمہیں پتا ہے اس ٹیسٹ سے ریپوٹیشن بنے گی سٹوڈنٹ کی سر کی سامنے۔“

اطروجہ نے اپنے تئیں اسے بڑی خبر سنائی تھی۔

"اومائی گاڈ سچی!"

فیلیز ایک دم اٹھ کے بیٹھی اطروجہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

"تو شکر ہے میں نے ٹیسٹ اچھا نہیں کیا فضول میں امیدیں پال لیتے سر، مجھ سے نہیں ہوتیں چاپلوسیاں اور جی حضوری۔۔۔" فیلیز دوبارہ اپنی پوزیشن میں واپس گئی تھی۔

دو لیکچر بعد دوبارہ فزکس کا لیکچر تھا سر نے اس لیکچر میں ٹیسٹ دکھائے جس میں اطروجہ کے پورے نمبر تھے اور فیلیز کے سب سے کم۔۔۔

بریک کے دوران تمام بچے اطروجہ کو دوستی کی آفر کرنے میں پیش پیش تھے اور یہ دیکھ دیکھ کر فیلیز کو کوفت ہو رہی تھی۔

فیلیز کینٹین میں داخل ہوئی تو اسکا موڈ اچھا خاصا بگڑا ہوا تھا وجہ اطروجہ کے ساتھ چلتے تین نمونے تھے جن میں ایک لڑکی اور دو لڑکے شامل تھے جنہیں اسکے

مطابق فضول میں اطروجہ اپنے ساتھ لے آئی تھی وہ بریانی کا آرڈر دینے کاؤنٹر پر گئی تو اطروجہ ان تینوں کو ٹیبل پر بیٹھنے کا کہتی اسکے پیچھے آئی۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟"

اطروجہ نے اس سے پوچھا۔

فیلیز جس نے آرڈر دے دیا تھا مڑ کر اس دیکھا۔

"تم ان تین نمونوں کو اٹھا کر اپنے ساتھ لے آئی ہو اور پوچھ رہی ہو مجھے کیا ہوا ہے مطلب واؤ۔۔۔"

۔فیلیز کو اس پر اچھی خاصی تپ چڑھی ہوئی تھی

ایک بریک ہوتی ہے اور اس میں بھی یہ کتابیں لے آئے تھے فضول لوگ!

کنور اور یاشر لیٹ آئے تھے کلاس میں تو انہیں ٹوپک سمجھنا تھا اور مزیل کو کلاس میں سمجھ نہیں آیا تھا تو وہ بھی آگئی اطروجہ نے اسے تفصیل سے آگاہ کیا۔

"کلاس میں سمجھ نہیں آئی۔یہاں آجائے گی۔۔۔۔"

فیلیز بڑبڑاتی ہوئی جاکر ٹیبل پر بیٹھ گئی۔فیلیز نے سامنے دیکھا جہاں اطروجہ مزیل کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ رہی تھی اسے کنور اور یاشر سے کوئی مسئلہ نہ تھا اسے مسئلہ اس چڑیل سے تھا جو کب سے اطروجہ کے ساتھ چپکی جارہی تھی۔

فیلیز کا بس نہیں چل رہا تھا اس مزیل نامی بلا کی جان لے لے۔بریانی کو دیکھ کر اسکا غصہ تھوڑا ٹھنڈا ہوا۔

"فیلیز یہ دیکھنا اس پوائنٹ میں یہ نیگیٹو کا سائن کہاں سے آیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اطروجہ نے انہیں سمجھاتے ہوئے فیلیز سے پوچھا جو بریانی سے انصاف کرنے میں مصروف تھی۔اس سے پہلے فیلیز کچھ کہتی مزیل بول پڑی۔

"اس کو آتا ہوتا تو آج اسکے زیرو مارکس آتے۔۔۔"

مزیل نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا۔اطروجہ کو لگا اب فیلیز بھڑک اٹھے گی مگر اسے فیلیز کی مسکراہٹ دیکھ کر حیرت ہوئی۔

"اوہ... چلو کم از کم میں نے تو کچھ نا لکھ کر زیرو لیا ہے بچارے لوگوں کے تو صفحے بھر کے بھی دو نمبر آتے ہیں۔"

فیلیز کلاس سے نکلتے وقت ڈائس پر پڑی ٹیسٹ کی لسٹ دیکھ آئی تھی اور اتفاقاً اپنے نام سے اوپر لکھا مزیل کا نام اور نمبر اسکے ذہن میں رہ گئے۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری انسلٹ کرنے کی۔۔۔۔"

مزیل غصے سے پھنکاری۔

www.novelsclubb.com

مگر مزیل کے غصے کو دیکھ کر فیلیز نے مزیل کا نام نہیں لیا تھا وہاں بیٹھے تینوں نفوس سمجھ چکے تھے کہ کس کی بات ہو رہی ہے۔

”ریلیکس ڈئیر میں نے کب کی تمہاری انسلٹ،انسلٹ تو تم نے خود کروائی ہے۔“

فیلیز نے فاتحانہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی مزیل کو اپنی جلد بازی کا احساس ہوا مگر اب وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا۔وہ غصے سے اٹھ کر جانے لگی جب اچانک اسکا پاؤں کرسی سے ٹکرایا وہ گرتے گرتے بچی۔

"دھیان سے تمہیں تو ابھی سے ٹھوکریں لگنے لگیں۔“

فیلیز کی آواز پر اسنے غصے سے مڑ کر اسے دیکھا مگر فیلیز پر اپنے غصے کا کوئی اثر نہ ہوتا دیکھ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔

"وہ نیگیٹو سائن اوپوزیٹ ڈائریکشن کی وجہ سے آیا ہے۔"

فیلیز مزے سے اطروجہ کو کہتی بریانی کی طرف متوجہ ہوئی۔اطروجہ نفی میں سر ہلاتی ان دونوں کو سمجھانے لگی۔

www.novelsclubb.com

کنور اور یاشر کے ساتھ فیلیز کی اچھی بن گئی تھی۔

"تم لوگوں کو کوئی لینے آئے گا؟"

فیلیز نے کنور اور یاشر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا انکا لاسٹ پیریڈ فری تھا اس لیے وہ تینوں گراؤنڈ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"نہیں ہم خود جائیں گے۔"

کنور نے گھاس توڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو آج چھٹی ٹائم ہم چاروں پارٹی کرتے ہیں میری طرف سے۔۔"

فیلیز نے خوش ہوتے ہوئے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے کہیں ڈاکہ ڈالا ہے کیا؟"

یاشر نے آگے ہو کر رازداری سے پوچھا تو کنور مسکرایا۔

"کیوں؟"

فیلیز نے نا سمجھی اسے دیکھا۔

"کیونکہ وہ فیلیز جو بریانی کے ایک چمچ کی صلح نا مارے وہ ہمیں پارٹی دے رہی ہے یہ تو وہ کیا کہتے ہیں یار...ہاں چمتکار ہو گیا"

یاشر نے فیلیز کی طرح ہاتھ پر ہاتھ مار کر اسے چھیڑا۔

"یاشر کے بچے کھانا ہوا تو آجانا ورنہ یہیں بریانی کا چمچ نا ملنے پر سوگ مناتے رہنا۔"

فیلیز نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"لڑنا بند کرو دونوں۔ فیلیز تم پارٹی دے کیوں رہی ہو۔۔۔"

کنور نے دونوں کو ٹوکتے ہوئے فیلیز سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"برتھڈے آرہی ہے میری۔"

فیلیز نے جواب تو کنور کو دیا تھا مگر غصے سے گھور وہ یاشر کو رہی تھی۔

"اچھا غصہ تو نا کرو میڈم بتاؤ جانا کہاں ہے۔"

یاشر نے اب کی بار سنجیدہ ہو کے کہا۔

"یہ ابھی ڈیسائڈ کرنا ہے کنور تم بتاؤ۔"

فیلیز نے کنور سے پوچھا وہ تینوں جگہ ڈیسائڈ کرنے لگے۔

اطروجہ لائبریری میں بیٹھی سر کی طرف سے دیے جانے والے نوٹس بنا رہی تھی اسنے ان تینوں کو بھی ساتھ بیٹھنے کا کہا تھا مگر فیلیز نے یہ کہہ کر صاف منع کر دیا تھا کہ وہ یہاں بیٹھ کر بور نہیں ہو سکتے اسکی غلطی ہے کہ اس نے کلاس میں فل مارکس لیے اب خود ہی بھگتے۔اسے اب فیلیز کے ٹیسٹ نا کرنے کی وجہ سمجھ آئی تھی۔

ابھی وہ انہیں سوچ ہی رہی تھی کہ کوئی سامنے والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا۔اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مزیل اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمھارے دوست کہاں ہیں۔ کیا ہوا اکیلی کیوں بیٹھی ہو۔۔"

مزیل نے اس سے آہستہ آواز میں پوچھا۔

"وہ باہر گراؤنڈ میں ہونگے۔"

اطروجہ کہتی اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی۔

"حالانکہ انہیں اس وقت تمہیں کمپنی دینی چاہیے تھی خیر کوئی بات نہیں میں دے دیتی ہوں اگر تم مائنڈ نا کرو۔"

مزیل نے اپنے بالوں کی لٹ انگلی پر لپیٹتے ہوئے کہا۔

اطروجہ نے انکی صفائی دینے کو لب کھول کر بند کر دیے۔ بریک ٹائم فیلیز اس کی اچھی خاصی کر چکی تھی وہ اسے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے ہاں میں سر ہلا دیا۔

----

www.novelsclubb.com

فیلیز چھٹی ٹائم یاشر اور کنور کے ساتھ لائبریری سے اطروجہ کو لینے جا رہی تھی تبھی اسے وہ سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی مگر اسکے ساتھ موجود مزیل کو دیکھ کر اسکا دل کیا اُس پرکٹی کا حلیہ بگاڑ دے جوان کی جان ہی نہیں چھوڑ رہی تھی۔

"اوہ فیلیز میں بریک والی بات پر سوری کرتی ہوں مجھے وہ نہیں کہنا چاہیے تھا چلو ناراضگی بھلا کر دوستی کرتے ہیں۔"

مزیل نے اطروجہ کے سامنے مصنوعی شرمندگی دکھاتے ہوئے ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تو فیلیز نے بمشکل اپنے اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پاکر اطروجہ کو دیکھا جو اسکے ہاتھ پر نظریں ٹکائے کھڑی تھی اطروجہ سے نظریں ہٹا کر اس نے مزیل کی طرف دیکھتے ہوئے زبردستی ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

www.novelsclubb.com

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھیں۔ایک کی آنکھوں میں اطروجہ سے دور رہنے کی تنبیہ تھی تو دوسری کی آنکھوں میں جلن کی آگ۔

مزیل کے جانے کے بعد فیلیز نے اطروجہ کو پارٹی کا بتایا تو اطروجہ نے اپنے ڈرائیور کو واپس بھیج دیا اور فیلیز کے ساتھ انکی طے کی ہوئی جگہ پر پہنچی کنور اور یاشر بھی اپنی بائک پر آئے تھے۔ فیلیز نے دل کھول کر کریڈٹ کارڈ استعمال کیا۔

"تمہاری برتھ ڈے کب ہے ویسے؟"

کھانا کھے کے بعد کنور نے پوچھا۔

"دو مہینے بعد۔۔"

۔فیلیز سکون سے بولی

"کیا۔۔! تم نے ہم دونوں سے جھوٹ بولا۔۔؟"

دونوں یکدم چلائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں نے کہا تھا میری برتھ ڈے آنے والی ہے اسکی پارٹی دوں گی یہ نہیں کہا تھا کل ہے برتھ ڈے۔"

فیلیز کے سکون میں کوئی فرق نہیں آیا۔

"تم ہمیں سیدھی طرح بھی کہہ سکتی تھی کہ پارٹی دینی ہے"

کنور بولا۔

"ہاں اور تم لوگ جیسے آ جاتے میرا دل کر رہا تھا تو میں نے دے دی اب بس کرو۔۔"

فیلیز نے جان چھڑوانے والے انداز میں کہا یہ بات سچ تھی اگر وہ برتھڈے کی پارٹی دینے کا نہ کہتی تو وہ لوگ کبھی نہ آتے۔

"تم ہی ہمیں بتا دیتی کہ اسکی برتھڈے کب ہے۔"

یاشر نے اپنی توپوں کا رخ اطروجہ کی طرف موڑا۔

"مجھے تم لوگوں نے بس یہی کہا تھا پارٹی ہے تو میں آ گئی۔۔"

www.novelsclubb.com

اطروجہ نے کیک سے انصاف کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور تم نے سوچا مفت کی پارٹی ہے برتھڈے ہو یا ویڈنگ تمھیں کیا۔ ہے نا۔۔"

یاشر نے اسکی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

"ایک تو تم مرد حضرات کبھی اپنی غلطی نا ماننا تم سارے مرد ہوتے ہی فضول ہو۔"

اطروجہ بحث سے تنگ آتے ہوئے بولی۔

"مرد فضول نہیں ہوتے مرد نیک دل ہوتے ہیں۔دنیا کے کونے کونے پر مجھ جیسا شریف اور نیک دل مرد موجود ہے۔"

یاشر اکڑتے ہوئے بولا۔

"اسی لیے دنیا کے کونے نہیں ہوتے۔"

فیلیز نے یاشر کو لتاڑا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ،مجھے اب سمجھ آئی دنیا کیوں گول ہے۔۔۔"

اطروجہ اسے چھیڑتے ہوئے بولی۔

"بس کرو چلیں۔"

۔کنور انکی بحث سے تنگ آکر بولا

انکی زبانیں تو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہیں تھیں ہیں۔

فیلیز اسوقت اطروجہ کو لیے ایک مال میں گھوم رہی تھی۔

"فیلیز بس کرو اور کیا لینا ہے سب تو لے چکی ہو۔۔"

اطروجہ نے تنگ آتے ہوئے کہا وہ کب سے اس کے ساتھ گھوم رہی تھی جبکہ فیلیز میڈم اپنے باپ کا پیسہ اڑانے میں مصروف تھیں۔

"اچھا بس ایک منٹ تم گاڑی میں جاؤ میں آتی ہوں۔۔"

فیلیز جب واپس آئی تو اسکے دونوں ہاتھوں میں بڑے بڑے شاپر تھے جن میں کھانے پینے کی چیزیں تھیں۔ فیلیز نے راستے میں ایک جگہ گاڑی رکوائی۔ اطروجہ

چپ چاپ اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی۔ وہاں قریب ہی دس بارہ بچے منہ لٹکائے تھڑے پر بیٹھے ہوئے تھے فیلیز نے اتر کر چیزیں ان میں بانٹیں۔

"یہ سب کیا تھا۔۔۔"

فیلیز کے واپس آنے پر اطروجہ نے پوچھا۔

"کھانا نا ملنے پر اداس تھے وہ لوگ۔ اب دیکھو کتنے خوش ہیں۔۔"

فیلیز گاڑی سے باہر ان کے خوش چہروں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی۔

"اچھا اور تمہیں ان کی اداسی کا الہام ہوا تھا کہاں دیکھ لیا تم نے انہیں۔"

اطروجہ نے طنز کرتے ہوئے پوچھا۔

"صبح گزرتے ہوئے نظر پڑ گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے جواب فیلیز نے سڑک پر رینگتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے دیا۔

"صبح بمشکل دو سیکنڈ کے لیے تم نے انہیں دیکھا ہو گا۔۔"

اطر وجہ پتا نہیں کیا جاننا چاہ رہی تھی۔

"اپنے جیسے لوگوں کی پہچان کے لیے دو سیکینڈ کافی ہوتے ہیں اطر وجہ ڈیئر۔"

فیلیز کہنے کے بعد چپ چاپ باہر دیکھنے لگی۔

اطر وجہ نے نیا "اچھا اور تم نے جان بوجھ کر کارڈ سے اتنا پیسہ کیوں خرچ کیا؟"

سوال داغا۔

"تا کہ بابا مجھ سے پوچھیں میں نے اتنا پیسہ کہاں خرچ کیا ہے کہیں ڈر گز وغیرہ تو نہیں لیں۔۔"

www.novelsclubb.com

فیلیز نے اطر وجہ کو وِنک کرتے ہوئے کہا۔

"وہ نہیں پوچھیں گے۔"

اطر وجہ نے اسے حقیقت سے آگاہ کی۔

"ہاں شائد۔"

فیلیز نے کہہ کر سر سیٹ پر ٹکاتے ہوئے آنکھیں موندلیں۔

دو مہینے بعد

وقت اپنی رفتار سے گزر رہا تھا. فیلیز یاشر اور کنور اچھے دوست بن گئے تھے ان میں اطر وجہ بھی شامل تھی مگر اکثر کلاس کی لائق بچی ہونے کی وجہ سے ٹیچرز کے کاموں میں الجھی نظر آتی۔اسکے ساتھ مزیل بھی کلاس ٹیچرز کی نظروں میں اچھا بننے کے لیے اسکے ساتھ ہی پائی جاتی۔وہ وقتاً فوقتاً اطر وجہ کو فیلیز سے دور کرنے کے لیے اسکی برائیاں اور کوتاہیاں اطر وجہ کے سامنے بیان کرتی رہتی اطر وجہ اسے اس بات سے روکنا چاہتی تھی مگر اس کا دل نہ دکھے یہ سوچ کر چپ رہتی اور ویسے

www.novelsclubb.com

بھی وہ کونسا اسکی باتوں پر دھیان دیتی ہے یہ سوچ اسے مطمئن کر دیتی تھی۔ مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ جب مسلسل آپ کے سامنے کسی شخص کی برائی کی جائے تو آپ غیر ارادی طور پر اس شخص میں ان برائیوں کو تلاش کرنے لگتے ہیں۔

رزلٹ کے دن قریب آرہے تھے۔کالج میں ٹیسٹ سیشن کا سلسلہ شروع تھا۔ مختلف سیکشنز کے بیک وقت ٹیسٹ سے بچوں کے ساتھ ساتھ اساتذہ پر بھی کافی بوجھ تھا۔اس لیے اکثر اساتذہ حصہ معروضی کچھ مخصوص طلبہ سے ہی چیک کروا لیتے تھے اس وقت بھی اطروجہ مزیل کے ساتھ مل کر حصہ معروضی چیک کر رہی تھی جب فیلیز بھی انکے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"فیلیز کل کلاس کے سامنے تمہیں اطروجہ کو اس نام سے نہیں بلانا چاہیے تھا اب تم روجہ روجہ کہہ کر بلاؤ گی تو کل کو سب شروع ہو جائیں گے۔"

اس کے بیٹھتے ہی مزیل نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا تو فیلیز نے اسے گھورا اس سے پہلے کے وہ مزیل کو کوئی کرارا سا جواب دیتی اطروجہ بول پڑی۔

"ہاں مزیل ٹھیک کہہ رہی ہے تمہیں کلاس کے سامنے تھوڑی عزت کرنی چاہیے میری۔۔"

اطروجہ کی بات پر فیلیز کی آنکھوں میں بے یقینی اتری اسے کچھ لمحے تو اس بات کو سمجھنے میں لگے تھے۔

"اوہ ہاں ٹھیک کہہ رہی ہے مزیل آئندہ خیال رکھوں گی۔۔"

فیلیز خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی وہ اور کیا کہتی جس کے دم پر اس نے جواب دینا تھا اس نے تو اس سے جواب دینے کا حق ہی چھین لیا تھا سارا مسئلہ ہی یہ تھا کہ وہ اطروجہ کو کوئی جواب نہیں دے سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم کہاں چلی؟"

اطر وجہ نے فیلیز کو اٹھتا دیکھ کر پوچھا۔

کینٹین جا رہی ہوں یاشر اور کنور انتظار کر رہے ہوں گے میں تمہیں بلانے آئی تھی بٹ تم بزی ہو کام ختم کر کے آجانا۔"

فیلیز نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔ یہ کوئی اس سے پوچھتا کہ اسے آج یہ مصنوعی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کتنی تکلیف ہو تھی۔ وہ کلاس سے باہر نکلی تو اسکا چہرہ سپاٹ ہو گیا اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی اسے دکھ کس بات کا ہو رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

یہ دل اگر کبھی ازن کلام مانگتا ہے

سو وہ سمجھتے ہیں شائد مقام مانگتا ہے

ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ مذاق کس سے کریں

پرانا دوست تو اب احترام مانگتا ہے

فیلیز کینٹین میں داخل ہوئی تو یاشر نے اسے ہاتھ ہلا کر اپنے ٹیبل کی طرف بلایا اور خود اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔

"اطروجہ نہیں آئی؟"

فیلیز کے ٹیبل پر بیٹھتے ہی کنور نے پوچھا۔

"نہیں کام کر رہی ہے۔۔"

فیلیز نے دھپ سے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تھک گئی ہو۔۔"

کنور نے اس کے چہرے پر تھکن دیکھ کر نا جانے سوال کیا تھا یا آگاہ۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں زندگی نے تھکا دیا۔"

فیلیز نے اپنے جواب میں اسکی تائید کرتے ہوئے کہا۔

" کبھی کبھی تمہاری باتوں سے لگتا ہے تم اپنی عمر سے کافی بڑی ہو گئی ہو۔۔"

کنور نے اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا وہ اسکے چہرے پر کچھ تلاش کر رہا تھا۔

ہمم...اکثر لوگ اپنی عمر سے کافی بڑے ہو جاتے فرق صرف اتنا ہے کہ انہیں حالات کرتے ہیں اور مجھے میرے ماں باپ نے کیا ہے۔"

اطروجہ نے اسے دیکھ کر ونک کیا۔

"فیلیز باز آجاؤ"

www.novelsclubb.com

اسکے ونک کرنے پر کنور نے کہا تو وہ قہقہ لگا کر ہنس دی اسکے قہقے پر پہلے کنور کو حیرت ہوئی پھر اسنے سر جھٹکا بھلا وہ بھی کس سے سنجیدگی کی توقع کر رہا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

یاشر نے واپس آکر پوچھا۔

"تمہارے قتل کی پلیننگ۔۔۔"

فیلیز نے ہمیشہ کی طرح الٹا جواب دیا۔

"ہائے میرا اکلوتا دوست بھی ناگن نے مجھ سے چھین لیا ہائے اب میں کہاں جاؤں۔۔"

یاشر کی دوہئیاں عروج پر تھیں۔

"دوست چھینا ہے کہ سر کا سائیں جو تم کہاں جاؤ گھر جانا چپ کر کے۔۔۔"

فیلیز نے یاشر کو لتاڑا تو کنور نے بے ساختہ جھر جھری لی۔ سر کا سائیں اور وہ بھی یاشر کا اس سے بہتر وہ کنوارا مرنا پسند کرتا اف ایک تو یہ لڑکی ایسے الفاظ پتا نہیں کہاں سے لاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تجھے ڈر نہیں لگ رہا کل رزلٹ ہے۔"

یاشر نے چھٹی ٹائم ساتھ چلتی فیلیز کو جیسے یاد کروایا۔

"ہاں پتا ہے مجھے ڈر کس بات کا لگنا جو ہونا ہوا ہو جائے گا۔"

فیلیز نے بے فکری سے کہا کنور اور اطر وجہ چپ چاپ چل رہے تھے ان دونوں کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کب کسی کو اپنی بحث میں گھسیٹ کر رگڑ ڈالیں۔

"پرسوں میرے سامنے آکر نا روئیں پھر"

www.novelsclubb.com

یاشر نے اسے وارن کیا تھا اسکے مطابق اتنا چِل صرف وہی ہو سکتا ہے جسے اپنے رزلٹ کا پہلے سے علم ہو کے وہ کونسا کارنامہ سرانجام دے کر آیا ہے۔

"میں کسی کے سامنے نہیں روتی اس لیے بے فکر رہو۔۔"

فیلیز نے اسے تسلی دی تھی۔

"اگر کسی دن تم کسی کے سامنے رو دی پھر؟"

یاشر نے اسے کریدا۔

"تو سمجھنا مرنے والی ہوں۔"

"فیلیززززز!"

فیلیز کے کہنے پر اطروجہ چیخی۔

"آہستہ لڑکی ہمارے کانوں سے خون نکالنا ہے کیا۔"

فیلیز کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی اور اب وہاں نئی بحث شروع ہو چکی تھی جس کا موضوع اطروجہ کی چیخ تھی۔

www.novelsclubb.com

رزلٹ آچکا تھا اطروجہ نے پورے صوبے میں دوسری پوزیشن حاصل کی تھی اس سے اپنی خوشی چھپائی نہیں جا رہی تھی۔

"بیٹا یہ مٹھائی کس خوشی میں؟"

اطروجہ کے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ دیکھ کر فائزہ بیگم نے پوچھا۔

"آنٹی میں نے پورے پنجاب کے صوبے میں سیکنڈ پوزیشن لی ہے اس لئے۔۔"

اطروجہ نے خوشی سے دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ بتایا۔

فائزہ بیگم کو حیرت ہوئی یعنی فیلیز کے بورڈز کے پیپر ہوئے تھے اور اسنے گھر میں کسی کو نہیں بتایا آہستہ آہستہ حیرت کی جگہ غصے نے لے لی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر انہوں نے اطروجہ کے سامنے خود کو کمپوز کیا۔

”ماشاءاللہ ایک ہماری اولاد ہے جس نے ماں باپ کا نام ڈبونے کی قسم کھار کھی ہے۔“

فائزہ بیگم فیلیز کو سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر شروع ہو چکی تھیں۔

فیلیز نے جو پتا نہیں کیا سوچ کر انہیں اپنے رزلٹ کا بتانے آئی تھی دل ہی دل میں اپنی اس نادر سوچ پر ہزاروں لعنتیں بھیجیں۔

”تم نے کونسے جھنڈے گاڑے ہیں۔“

اب اپنی بھڑاس نکال کر فائزہ بیگم نے اس سے پوچھا۔ فیلیز مسکرائی کہ شکر ہے انہیں یاد آگیا کہ آج رزلٹ آیا ہے۔

www.novelsclubb.com

"خوش قسمتی سے صرف دو پرچوں میں اڑی ہوں۔۔“

فیلیز نے کہا تو فائزہ بیگم کو شاک لگا۔ انہیں شاک میں دیکھ کر وہ اطروجہ کو لیتی کمرے کی طرف بڑھی۔

"فیلیز کچھ نہیں ہوتا ہو جائیں گے کلئیر۔۔۔"

اطروجہ اسے تسلی دیتے ہوئے لیپ ٹاپ پر کھلے رزلٹ کی طرف بڑھی۔

فیلیز ززا او مائی گاڈ۔۔۔!"

لیپ ٹاپ کی سکرین دیکھ کر بے اختیار وہ خوشی سے چلائی۔

"میں بہت خوش ہوں۔ تمہارے لیے ہائے اللہ مجھے یقین نہیں آرہا میری فیلیز نے فرسٹ پوزیشن لی ہے۔"

اطروجہ ایک دم اس کے گلے لگی تھی۔

"مجھے پتا ہے اور میں بھی تمہارے لیے بہت خوش ہوں۔۔"

فیلیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے آنٹی سے جھوٹ کیوں بولا تم نے دیکھا نہیں وہ کتنا پریشان ہو گئی تھیں۔۔"

اطروجہ نے اچانک یاد آنے پر پوچھا۔

”جھوٹ نہیں بولا بس ان کے اندازوں کو حقیقت کا پہناوا دیا ہے اور ٹینشن نہ لو وہ میرے لیے نہیں اپنے سوشل سرکل کے لیے پریشان تھیں کہ اُنہیں کیا بتائیں گی۔“

فیلیز نے سکون بھری سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

"تم بہت نیگیٹو سوچتی ہو۔"

اطر وجہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

”یہ نیگیٹو سوچ نہیں حقیقت ہے اپنی ماما سے پوچھنا میری ماما نے میرے کتنے نمبر بتائیں ہیں تو تمہیں خود اندازہ ہو جائیگا دیکھ لینا اپنا بھرم رکھنے کے لیے مجھے تمام پیپرز میں پاس کروادیں گی۔“

فیلیز نے تلخی سے کہا تو اطر وجہ آگے سے کچھ نا بولی مگر دل ہی دل میں اسے غلط ثابت کرنے کی ٹھان چکی تھی بھلا فائزہ آنٹی ایسا کیوں کریں گی سوشل سرکل بھلا اولاد سے زیادہ اہم تھوڑی ہوتا ہے۔

رات کے کھانے کی میز پر فیلیز پہنچی تو ابھی صرف اظہر اور کشاف کو بیٹھے دیکھا۔

"ہیلو فیلی ہاؤ آر یو۔۔۔"

اظہر نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"او کاٹھے انگریز مجھ سے نا اردو میں بات کیا کرو اور میں تم سے بڑی ہوں شائد تو بڑوں کا نام لیتے وقت تمیز کا مظاہرہ کرتے ہیں اتنا تو سکھایا ہو گا تمہارے انگلش میڈیم سکول نے۔"

www.novelsclubb.com

فیلیز نے انہیں وارن کرنے والے انداز میں کہا یہ بات اندر آتی فائزہ بیگم نے سن لی تھی۔

”تم بھائیوں سے بات کرنے کی تمیز بھی بھول گئی ہو۔بے بی آپ ٹھیک ہو؟“

فائزہ بیگم نے فیلیز کو گھرکتے ہوئے اظہر سے پوچھا تھا۔فیلیز جو پانی پی رہی تھی بے بی کے لفظ پر اسے اچھو لگا۔بے بی نا ہوا نازک حسینہ ہو گئی جسے الفاظ سے بھی چوٹ پہنچے گی حد ہے۔فیلیز نے سوچتے ہوئے اپنی پلیٹ میں چاول نکالے تھوڑی دیر بعد فاہس صاحب بھی آگئے جنھیں فائزہ بیگم نے اسکا رزلٹ بتا کر پھر اسے ڈانٹنا شروع کر دیا تھا۔

"پہلے کھانا کھالیں پھر ڈانٹ لیجیئے گا۔

فاہس صاحب نے ناجانے کس خیال کے تحت کہا تھا مگر فیلیز کے لیے یہی بہت تھا۔

www.novelsclubb.com

”لو یو بابا۔۔“

فیلیز ان کا گال چوم کر کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگی کہیں اس پر بھی لیکچر نا ملنا شروع ہو جائے فیلیز نے آج سے پہلے کبھی یوں والہانہ طور پر فاہس صاحب سے اظہار محبت نا کیا تھا کتنا خوشگوار احساس ہوا تھا انہیں ان تین الفاظ سے یہ سوچتے

ہوئے ایک دم فاہس صاحب نے خود کو ڈپٹا۔ لڑکیوں کو ایسا نہیں ہونا چاہیے لڑکیوں کی زندگی سنجیدہ اور محتاط ہونی چاہیے ان کے لڑکیوں کے بارے میں نادر خیالات پر فیلیز کہیں سے پورا نہ اترتی تھی فاہس

صاحب کے خیال میں ہر صنف نازک کو ان کی بیوی کی طرح صرف مادی چیزوں کی خواہش اور ضرورت ہوتی ہے اور وہ فیلیز کو اس کی خوشی دے رہے ہیں۔

وہ اسے سنجیدہ بنانے کے لیے اسے توجہ نا دیتے تھے اور فیلیز ان کی توجہ نا ملنے کے غم کو چھپانے کے لیے چلبلی بنی رہتی تھی عجیب ہی تھے دونوں۔

اطروجہ نے فیلیز کو کال کی اسے سمجھ نہیں آئی وہ بات کیسے کرے۔

"فیلیز۔۔۔"

اطروجہ نے اسے پکار کر وقفہ لیا تھا۔

"تم صحیح کہہ رہی تھی بٹ ہو سکتا ہے آنٹی نے تمہیں شرمندگی سے بچانے کے لیے ایسا کہا ہو۔"

اطروجہ نے اسے نیا جواز پیش کیا تھا۔

"جب سب کے سامنے بے عزت کرتی ہیں تب میری شرمندگی کا خیال نہیں آتا خیر دفع کرو اس بات کو تمہیں پتا ہے آج بابا نے میری سائیڈ لی او مائی گاڈ میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں۔"

فیلیز کی آواز میں کھنک سے اس کی خوشی کا اندازہ اطروجہ کو ہو رہا تھا۔

"اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے۔"

اطروجہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

فیلیز اسے ساری بات بتانے لگی اطروجہ بس اسے سن کر مسکرا رہی تھی کوئی فیلیز

سے پوچھتا وہ تو اس بات پر کتاب لکھ سکتی تھی۔

--

کالج میں سب کو رزلٹ کا پتا چل چکا تھا۔سب ہی فیلیز کے رزلٹ سے شاک تھے۔کالج کی جانب سے رزلٹ کے لیے ایک تقریب رکھی گئی جس میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کے والدین بھی مدعو تھے۔آج کل سب ان تیاریوں میں مصروف تھے۔فیلیز سے اساتذہ کی طرف سے دی جانے والی عزت ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ہر دو منٹ بعد اسے کسی ٹیچر کا بلاوا آتا تھا مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی تھی کام نمٹا کر دوبارہ یاشر اور کنور کے پاس پہنچ جاتی آخر میں تنگ آکر وہ ان دونوں کو لے کر سیڑھیوں کے نیچے بنی جگہ پر چھپ کر بیٹھ گئی فیلیز نے تینوں کے بیگ لے کر اپنے سامنے اس طرح رکھے کے باہر موجود کوئی بھی اسے نہیں دیکھ سکتا تھا اس کی ان حرکتوں پر یاشر اور کنور کو ہنسی آرہی تھی۔

مگر وہ ہنس کر ٹیچرز کا غصہ خود پر نہیں اتروانا چاہتے تھے اس لئے ہونٹ دانتوں میں دبائے ہنسی ضبط کرنے میں مصروف تھے فیلیز نے اپنا کام نمٹا کر انہیں دیکھا تو اس کے دیکھنے کے انداز سے ان دونوں کی ہنسی کا فوارہ چھوٹا دونوں پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسے جا رہے تھے فیلیز اب انہیں گھور رہی تھی فیلیز کے گھورنے پر ان دونوں نے اپنی ہنسی پر قابو پایا مگر بیگز کو دیکھ کر دوبارہ ہنس پڑے فیلیز بھی اپنے حفاظتی اقدامات کو دیکھتے

ہنس پڑی اسوقت یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی مورچے میں موجود ہیں۔

آخر کار تقریب کا دن بھی آن پہنچا تھا فاہس صاحب کو کالج کی جانب سے فون آیا تھا اس لیے وہ فائزہ بیگم کو لیے کالج پہنچے انہیں لگا تھا کہ تمام طلبہ کے والدین مدعو ہونگے مگر وہاں صرف چند ایک کو دیکھ کر انہیں حیرت ہوئی ظہور صاحب اور ماریہ بیگم کو دیکھ کر وہ لوگ انکی جانب بڑھے۔

فائزہ بیگم کو انجانی سی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی فیلیز نے انہیں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا تھا یہ سوچ کر انہیں فیلیز پر نئے سرے سے غصہ آنے لگا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ آہستہ آہستہ تقریب کا سلسلہ آگے بڑھنے لگا۔ پوزیشن ہولڈرز کو انعامات تقسیم کرنے کا مرحلہ آیا تو آغاز تھرڈ پوزیشن سے ہوا سیکنڈ پوزیشن پر اطر وجہ اپنے والدین کے ساتھ انعامات لے کر سٹیج سے اتری تو سٹیج سکریٹری نے مائک سنبھالا۔

"مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ٹاپ کرنے والی سٹوڈنٹ بھی ہمارے کالج میں داخلہ لیں گی اور نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے پری سیشن کے دو ماہ بھی ہمارے کالج میں گزارے ہیں آپ کی بھرپور تالیوں میں دعوت دینا چاہوں گا فیلیز فاطمہ کو کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ آئیں اور اپنا انعام وصول کریں۔"

فاہس صاحب کو یقین تھا کہ یہ کوئی دوسری فیلیز ہو گی مگر یہ یقین سٹیج کی بیک پر چلتی فیلیز کی تصویر دیکھ کر ٹوٹا اتنا دھچکا انہیں فیلیز کی سہلیوں کا سن کر نہیں لگا تھا

www.novelsclubb.com

جتنا اس کے ٹاپ کرنے کا سن کر لگا کچھ ایسا ہی حال فائزہ بیگم کا بھی تھا۔ فیلیز کو یقین تھا کہ ہر بار کی طرح اس بار بھی اس کے والدین نہیں آئیں گے مگر یقین یہاں بھی ٹوٹا تھا جب اس نے فاہس صاحب اور فائزہ بیگم کو سٹیج کی طرف بڑھتے دیکھا۔

انعام وصول کر کے فاہس صاحب کو مائک تھمایا گیا کہ وہ اس بارے میں کوئی بات کریں انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کہیں۔

"میرے پاس الفاظ نہیں ہیں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔"

یہ کہہ کر انہوں نے مائک واپس کر دیا ہجوم نے ان کی بات پر تالیاں پیٹ ڈالیں جبکہ سٹیج سے اترتی فیلیز کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے اب یہ ہجوم کہاں جانتا تھا کہ ان کے پاس الفاظ خوشی کی وجہ سے نہیں بلکہ حیرت کی وجہ سے ختم ہوئے ہیں انہیں خبر ہی اب ہوئی ہے فائزہ بیگم کی گردن البتہ واپسی پر تن گئی تھی کچھ دیر پہلے والی عاجزی کہیں جا سوئی تھی اب انہیں سب لوگ اپنے آپ سے کم تر نظر آ رہے تھے اب وہ سب سے گردن اکڑا کے بات کر رہی تھیں فیلیز نے دور سے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔

تقریب کے اختتام سے پہلے ہی والدین واپس ہو لیے آگے ان کا ویسے بھی کوئی کام نہ تھا۔ تقریب کے اختتام پر فیلیز ڈرائیور کے ساتھ گھر پہنچی تو فائزہ بیگم اور فاہس صاحب کو لاؤنج میں انتظار کرتے پایا.اسے دیکھ کر فائزہ بیگم اسکی طرف بڑھیں۔

"تم نے ماں باپ کو ذلیل کروانے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے وہاں سب کے سامنے پتا ہے کتنی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی تم دو مہینے سے کالج جاتی ہو اور یہ بات وہاں بیٹھی ماریہ بیگم کو پتا تھی مگر ہمیں والدین ہو کر نہیں تمہارے رزلٹ کا مجھے اطرو جہ سے پتا چلا ہے۔"

www.novelsclubb.com

فائزہ بیگم چیخی تھیں۔ان کی آواز قدرے اونچی تھی۔

"یہ بات آپکو خود پتا ہونی چاہیے تھی"

فیلیز نے نارمل انداز میں کہا تو فائزہ بیگم نے اس کے منہ پر تھپڑ جڑ دیا۔فیلیز ہاتھ منہ

پر رکھے پیچھے ہوئی اسکی آنکھوں میں بے یقینی تھی آج تک فائزہ بیگم کی باتوں اور طعنوں سے وہ مینٹلی ٹارچر ہوتی تھی آج پہلی بار انہوں نے اسے تھپڑ مارا تھا اسکی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تو وہ نظریں جھکا کر بغیر کسی کو کچھ کہے اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔

"آپ کو نہیں لگتا آپ نے آج کچھ زیادہ سختی کر دی۔"

فاہس صاحب نے اس کے جاتے ہی فائزہ بیگم سے پوچھا۔

"ضروری تھا دیکھا نہیں کیسے زبان چلا رہی تھی لڑکی ذات ہے کل کو سسرال جا کر یہ حرکتیں کرے گی تو ناک تو ہماری کٹے گی۔"

فائزہ بیگم بولیں تو فاہس صاحب خاموش ہو گئے اسے تھپڑ مار کر فائزہ بیگم اپنا غصہ نکال چکیں تھیں اس لیے پرسکون انداز میں اپنے کمرے کی طرف بڑھیں آخر اب انہوں نے اپنے سوشل سرکل میں ڈھنڈورا بھی تو پیٹنا تھا فیلیز کے ٹاپ کرنے کا۔

www.novelsclubb.com

فیلیز کمرے میں پہنچی تو اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا غلط کہتے ہیں لوگ کہ الفاظ سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے پہلا تھپڑ کتنی تکلیف دیتا ہے یہ کوئی اس سے پوچھتا اسے جب جب فائزہ بیگم سے ڈانٹ پڑتی اسے تکلیف ہوتی تھی مگر آج کی تکلیف پچھلی تمام اذیتوں پر بھاری تھی۔

وہ بیڈ پر ڈھے گئی کافی دیر روتے ہوئے اسکے پاس آنسو کم پڑ گئے آج نیند نے اسے اپنے آغوش میں نہیں لیا تھا ٹائم دیکھتے وہ وضو کرنے اٹھی۔اپنے بھاری سر کو سنبھالتے وہ واشروم تک پہنچی۔

نماز پڑھ کر اسنے اپنے ہاتھ دعا میں اٹھائے تو آنسو پھر بہنے لگے۔

"میں تو کچھ بھی مانگتی ہوں۔ جو مناسب لگے وہ دینا مجھے مولا۔۔"

فیلیز کمرے سے باہر نہ نکلی رات کے کھانے پر بھی اسکی غیر موجودگی سب نے محسوس کی مگر کوئی کچھ نہیں بولا۔ ساری رات فیلیز کو نیند نا آئی ایسا پہلی بار ہوا تھا وہ اس وقت دماغی طور پر بہت الجھی ہوئی تھی رات کے آخری پہر اس نے نجانے کیا سوچتے ہوئے ڈائری اٹھائی اور اس پر کچھ لکھنے لگی۔

صبح فیلیز ناشتہ کیے بغیر کالج آگئی اس کا موڈ کل سے خراب تھا یاشر اور کنور اپنے تیئں اسکا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے تھے اسکا خراب موڈ وہ دونوں ہی برداشت نہیں کر سکتے تھے سامنے بیٹھی بے فیض سی لڑکی ان دونوں کو دوست کی حیثیت سے بہت عزیز تھی آخر کار آدھے گھنٹے بعد کہیں جا کر وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے میں کامیاب ہوئے اطروجہ سے فیلیز کی ملاقات صبح سے نہیں ہوئی تھی شائد وہ ٹیچرز کے کسی کام میں مصروف تھی۔

چھٹی سے پہلے والا پیریڈ فری تھا تو فیلیز یا شر اور کنور کو کینٹین بھیج کر اطر وجہ کو لینے گئی ابھی وہ کلاس میں نہیں پہنچی تھی کہ اسے اطر وجہ آتی دکھائی دی فیلیز اسے دیکھ کر مسکرائی مگر اطر وجہ کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"کمپئیرنگ کے لیے بچے تم نے سلیکٹ کیے تھے کیا؟"

اطر وجہ نے اسکے پاس پہنچ کر پوچھا۔

"ہاں کیوں کیا ہوا؟

فیلیز نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"تم جانتی تھی کہ مجھے کمپئیرنگ کا کتنا شوق ہے پھر بھی تم نے میرا نام نہیں دیا۔"

www.novelsclubb.com

اطر وجہ چیخی تھی۔

"...اطر وجہ"

فیلیز نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ بچوں کے نام

ٹیچرز سیکنڈ ائیر سے سلیکٹ کر چکے تھے اس نے بس بولنے کا انداز دیکھ کر دو بچوں کو سلیکٹ کیا تھا مگر اطر وجہ اس کی کوئی بات سنتی تو پھر نا۔

”مزیل ٹھیک کہتی ہے تم میری دوست ہو ہی نہیں تمہیں صرف اپنے مطلب کی پرواہ ہے آج کے بعد بات نہ کرنا مجھ سے۔“

اطر وجہ کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی فیلیز اسے روک کر بتانا چاہتی تھی کہ ایسی بات نہیں ہے مگر اس کے تو الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے یہ سن کر کہ اطر وجہ نے اسے خود سے بات کرنے سے منع کر دیا ایک ہی تو دس سالہ رشتہ تھا اسکے پاس جو سب سے پرانا تھا اور جس میں اسے احساس محسوس ہوتا تھا آج وہ بھی ختم ہو گیا تھا فیلیز کے قدم لڑکھڑائے تو وہ وہیں رستے میں دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور چلتے ہوئے لوگوں کو دیکھنے لگی اس کے چلنے کی سکت تو اطر وجہ اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

یاشر اور کنور اسکا کافی دیر انتظار کرتے رہے پھر خود اٹھ کر کلاس کی طرف بڑھے تو اسے دیوار کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر جلدی سے اس کی طرف بڑھے۔اپنے سامنے کسی

کے قدموں کو رکتا دیکھ کر اسنے نظریں اٹھائیں تو اسے دھندلی سی یاشر اور کنور کی شکل نظر آئی

انہیں دیکھ کر آنکھوں میں ٹھرے آنسو بہہ گئے وہ جو آج تک اپنی ماں کے سامنے بھی نہیں روئی تھی کہ کہیں وہ اسے کمزور نا سمجھ لیں آج سب کے سامنے رو رہی تھی۔

یاشر اور کنور اسکے پاس بیٹھے تو وہ ہچکیاں لینے لگی سب حیران نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے کیا مطلب اب وہ اپنا اکلوتا رشتہ چھن جانے کا ماتم بھی نا کرتی بہت مشکل سے کنور اور یاشر نے اسے وہاں سے اٹھا کر چپ کروایا انہوں نے اس سے کوئی سوال نا پوچھا کہ وہ وہاں کیوں بیٹھی تھی وہ کیوں روئی تھی ان کے لیے اتنا ہی بہت تھا کہ وہ چپ ہو گئی تھی وہ اس سے پوچھ کر اسے اذیت نہیں دینا چاہتے تھے۔

چھٹی ہوتے ہی وہ گیٹ کی طرف بڑھی ان دونوں کو حیرت ہوئی کہ وہ اطر وجہ کو لیے بغیر کیسے جا سکتی ہے اس کا تو وہ گھنٹوں انتظار کر سکتی تھی۔

اب انہیں کون بتاتا انتظار ہی تو ختم کر گئی تھی وہ۔۔۔

اپنی حیرت کو سائیڈ پر رکھتے وہ اسکے پیچھے بڑھے ڈرائیور اسکا انتظار کر رہا تھا فیلیز گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیگ اندر پھینک کر انکی طرف مڑی وہ اس سے چند قدموں کے فاصلے پر کالج گیٹ کے پاس معمول کے مطابق کھڑے تھے فیلیز انہیں دیکھ کر مسکرائی۔

"آئی لو یو بوتھ" (i love you both)"

انکی طرف ہاتھ ہلا کر کہتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھی تھی۔

"رکو رکو رکو۔۔۔"

ڈرائیور جو گاڑی چلانے لگا تھا۔ یاشر اور کنور کے سامنے آنے پر رک گیا ان دونوں نے فیلیز کی طرف کا شیشہ بجایا فیلیز نے نا سمجھی سے شیشہ نیچے کیا تو وہ دونوں آگے ہو کر بولے۔

www.novelsclubb.com

"وی لو یو ٹو ڈیئر یسٹ بیسٹی(we love you too dearest bestie)

انکے کہنے کا انداز دیکھ کر اسکے ہونٹ خود بخود مسکراہٹ میں ڈھلے۔

اسکی مسکراہٹ دیکھ کر وہ دونوں پیچھے ہٹے انکا کام پورا ہو چکا تھا ڈرائیور نے انہیں پیچھے ہٹتا دیکھ کر گاڑی آگے بڑھائی فیلیز نے ایک گہرا سانس بھر کر اپنا سر سیٹ کے ساتھ ٹکایا ساری رات نا سونے کی وجہ سے اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔

گاڑی نے ابھی کچھ ہی فاصلہ طے کیا تھا کے اشارہ خراب ہونے کی وجہ سے اچانک دائیں جانب سے بائیک آ کر گاڑی سے ٹکرائی ڈرائیور نے گاڑی سنبھالنے کی کوشش کی مگر وہ بے قابو ہوتے ہوئے درخت سے جا ٹکرائی۔ فیلیز کا سر زور سے گاڑی کے دروازے پر لگا۔

"مزیل ٹھیک کہتی ہے تم میری دوست نہیں ہو۔۔۔"

یہ آخری الفاظ تھے جو اسکے ذہن میں گونجے تھے پھر ایک دم اسکا ذہن تاریک ہو گیا۔

ڈرائیور ہوش میں تھا ڈرائیور کا فون ٹوٹ چکا تھا اسلیے اس نے فیلیز کا فون جو سائیڈ پوکٹ میں ہونے کی وجہ سے نیچے گر گیا تھا اٹھا کر ایمبولنس کو کال کرنے کے بعد فاہس صاحب کو کال کی۔

فاہس صاحب کو فیلیز کے نمبر سے کال آرہی تھی مگر وہ اس وقت میٹینگ میں موجود تھے اسلیے انہوں نے اپنے فون سے ہی فیلیز کے پاس موجود کریڈٹ کارڈ میں پیسے ٹرانسفر کیے اور دوبارہ میٹینگ میں مصروف ہو گئے۔ فاہس صاحب کو کال نا اٹھا تا دیکھ کر ڈرائیور نے کال لسٹ میں سب سے اوپر موجود نمبر پر کال کی۔

اسکے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے وہ دعا کر رہا تھا کہ فیلیز بی بی کا کوئی دوست کال اٹھا لے۔

www.novelsclubb.com

بائک چلاتے ہوئے کنور کو اپنا موبائل وائبریٹ ہوتا محسوس ہوا تو اس نے یاشر کو فون نکال کر کال پک کرنے کا کہا یاشر فون پر فیلیز کا نمبر دیکھ کر حیران ہوا کال اٹھاتے ہوئے اس نے فون کان کے ساتھ لگایا دوسری طرف مردانہ آواز سن کر اس نے فیلیز کا پوچھا تو کنور نے بائیک سڑک کے کنارے روک دی ڈرائیور نے انہیں فیلیز کے ایکسیڈنٹ کا بتا کر ہسپتال کا نام بتایا تو انہوں نے بائیک ہسپتال کی طرف موڑی۔

راستے میں یاشر نے اطروجہ کو انفارم کر دیا تھا۔ہسپتال پہنچ کر ڈرائیور کو صحیح سلامت دیکھ کر انہیں تھوڑی تسلی ہوئی اگر گاڑی آگے سے لگنے کے باوجود ڈرائیور ٹھیک ہے تو وہ بھی ٹھیک ہو جائے گی۔

اطروجہ نمیرا ان بی کو انفارم کر کے خود ہسپتال آگئی تھی۔ڈاکٹر کافی دیر بعد باہر نکلے تو سب کی نظریں ان پر اٹھیں۔

"فیلیز کیسی ہے؟"

یاشر نے بے چینی سے پوچھا۔

"آپ کا پیشنٹ سے کیا رشتہ ہے؟"

ڈاکٹر نے اس سے پوچھا۔

"شی از مائی سسٹر۔"

یاشر جلدی سے بولا تو ڈاکٹر نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"اس ایکسیڈنٹ سے پیشنٹ کو کوئی گہرا زخم نہیں آیا مگر۔۔"

ڈاکٹر نے اپنی بات میں وقفہ لیا ان کی پہلی بات سے اطر وجہ اور یاشر دونوں بہت ... خوش ہو گئے تھے لیکن کنور کا دماغ ڈاکٹر کے مگر میں اٹکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مگر کیا ڈاکٹر۔۔"

کنور نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"مگر پیشنٹ کے پرانے زخم سے بلیڈنگ ہونا شروع ہوگئی ہے۔"

ان کے چہروں پر ناسمجھی کا تاثر دیکھ کر ڈاکٹر وضاحت کرتے ہوئے بولا۔

"ان کے دماغ کی نس کافی عرصہ سے پھٹ چکی تھی جس کا اندازہ اس پر جمے خون سے ہوا ہے مگر سر پر جھٹکا لگنے کی وجہ سے پیشنٹ کے برین میں دوبارہ بلیڈنگ سٹارٹ ہوگئی ہے ہم اسے روکنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور خوشی کی بات یہ ہے کہ پیشنٹ بھی ہمارے ساتھ اپنی زندگی کے لیے لڑ رہا ہے ایسا بہت کم ہوتا ہے آپ پیشنٹ کے لیے دعا کریں۔"

ڈاکٹر کی بات اندر داخل ہوتے ہوئے فاہس صاحب اور فائزہ بیگم نے بھی سنی تو ان کے قدم ڈگمگائے انہیں تو لگا تھا فیلیز کا معمولی سا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ وہاں موجود کسی شخص کو ڈاکٹر کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔ یاشر اور کنور کو بمشکل راضی کر کے گھر واپس بھیجا تھا وہ کافی وقت سے وہاں تھے مگر وہ ایک گھنٹے کے اندر اندر گھر بتا کے کپڑے وغیرہ چینج کر کے واپس آگئے تھے۔

فاہس صاحب کو بے ساختہ اپنی بیٹی کی قسمت پر رشک آیا جس کے پاس یاشر اور کنور جیسے دوست تھے فائزہ بیگم کو گھر واپس بھیج دیا کیونکہ گھر میں اظہر اور کشاف اکیلے تھے وہ بیچ بیچ میں ہسپتال کے چکر لگا لیتی تھیں مگر اس سے ملنے کی اجازت کسی کو نہیں تھی تین دن ہو چکے تھے اطروجہ خاموش ایک بینچ پر بیٹھی رہتی اسے زبردستی یاشر یا کنور کچھ کھلاتے ورنہ وہ وہیں بیٹھی رہتی تھی۔

چوتھے دن ڈاکٹر صاحب نے ان کی حالت دیکھتے ہوئے انہیں ملنے کی اجازت دے دی تھی۔سب سے پہلے فائزہ بیگم اور فاہس صاحب اس سے ملنے گئے اور کچھ کہے بغیر واپس آ گئے. پھر یاشر اور کنور اطروجہ کو لے کر وارڈ کی جانب بڑھے اطروجہ کچھ لمحے دروازے کو تکتی رہی پھر دروازے کو دھکیل کر اندر بڑھی یاشر اور کنور بھی اسکے ساتھ داخل ہوئے۔اطروجہ بیڈ کے پاس پڑے سٹول کو کھینچ کر بیٹھ گئی وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی جگہ جگہ نالیاں اس کے جسم کے اندر یا باہر آ رہی تھیں۔

"بس کرنا فیلی۔۔"

یاشر نے بیڈ کے پاس ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں دیکھ یہ نہایا بھی نہیں ہے چار دن سے۔"

کنور نے اپنی طرف سے کوشش کی اطروجہ کو اپنے کہے الفاظ پر پشیمانی ہو رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کہے آخر ہمت کر کے اس نے فیلیز کا ہاتھ تھاما۔

"فیلیز تم میری ایک ہی تو اچھی دوست ہو۔"

اطروجہ نے اسکا ہاتھ ماتھے سے لگایا تھا۔

"مزیل ٹھیک کہتی ہے تم میری دوست نہیں ہو۔۔۔"

"تم میری ایک ہی تو اچھی دوست ہو۔"

فیلیز کے تاریک ذہن میں دونوں جملوں نے بازگشت کی۔ایک آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر تکیے میں جذب ہوا اس جملے کے لیے ہی تو وہ لڑ رہی تھی وہ اطروجہ کو منانا چاہتی تھی۔

وہ مان گئی تو اس نے بھی ہار مان لی مانیٹر پر اسکی دھڑکنوں نے ہلچل مچائی تو یاشر

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر کو بلانے بھاگا۔

"ڈاکٹر دیکھیں فیلیز کو کیا ہوا ہے۔"

فیلیز کو ہلکی ہلکی آواز آرہی تھی یہ احساس کتنا تسلی بخش تھا کہ اسکے پاس وہ تینوں موجود تھے اسنے آخری ہچکی لی اور سکرین ساکت ہو گئی ڈاکٹر تیزی سے اسکی طرف بڑھے مگر اسے چیک کرتے ہوئے پیچھے ہو گئے۔

"آیم سوری شی از نو مور۔"

یاشر زور سے ہنسا تھا۔ ڈاکٹر کے الفاظ پر

www.novelsclubb.com

"نائس جوک ابھی اٹھ جائے گی اسے عادت ہے ہمیں تنگ کرنے کی دیکھنا۔"

یاشر کہتے ہوئے اسکے بیڈ کے پاس پہنچ کر اسے ہلانے لگا اسے ویسے ہی لیٹا دیکھ کر

یاشر ڈرتے ڈرتے اپنی انگلیاں اسکے نتھنوں کے پاس لے کر گیا وہاں ہوا ساکت دیکھ کر وہ چیخا تھا۔

"فیلیززز"

اور پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا اسکی چیخ سن کر فاہس صاحب اندر آئے مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اشک انکی آنکھوں سے خود بخود رواں ہو گئے وہ انیس سالہ نوجوان انکی بیٹی کے بیڈ کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا اپنی دوست کے لیے رو رہا تھا اسکو سنبھالنے کے لیے کنور آگے آیا۔ کنور نے یاشر کو اپنے گلے سے لگایا کنور کے لیے اپنے آنسوؤں پر بند باندھنا مشکل ہو رہا تھا مگر اسنے یاشر اور اطر وجہ دونوں کو سنبھالنا تھا وہ نہیں رو سکتا تھا اطر وجہ کی آنکھیں ساکت تھیں وہ کچھ نہیں بولی اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ ہوا کیا ہے وہ خالی خالی نظروں سے

کمرے میں موجود لوگوں کو دیکھ رہی تھی کیا اتنی بڑی غلطی تھی اس کی کہ اسے

منانے کا موقع دیے بغیر وہ اس سے روٹھ گئی تھی کنور یاشر کو زمین سے اٹھاتا اطروجہ کے پاس آیا۔

"اطروجہُ۔۔۔"

کنور نے اسے پکارا تھا۔

"وہ مجھ سے ناراض ہوئے چلی گئی ایک موقع تو دیتی منانے کا۔"

اطروجہ بیڈ پر لیٹے ساکت وجود کو دیکھتے ہوئے گم صم سے لہجے میں بولی۔

"وہ تم سے ناراض نہیں تھی بھلا وہ تم سے ناراض ہو سکتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

کنور نے کہا تو اطروجہ نے کنور کی آنکھوں میں دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں میں آنسو حلقورے لینے لگے۔

"میں نے اسکے ساتھ بہت برا کیا ہے"

یہ کہتے ہوئے اطر وجہ منہ ہاتھوں میں چھپائے رودی کنور نے گردن موڑ کر پر سکون لیٹی فیلیز کو دیکھا۔

(اگر کسی دن تم کسی کے سامنے رودی پھر۔۔؟

تو سمجھنا میں مرنے والی ہوں۔)

کنور کی آنکھوں کے سامنے ماضی کا منظر لہرایا تھا۔اسے علم نا تھا کہ وہ زبان کی اتنی پکی نکلے گی۔اس نے کہا تھا وہ مر جائے گی اور وہ واقعی مر گئی تھی۔مگر وہ آج خاموش تھی اس نے خود پر ضبط کے پہرے بٹھائے لیکن ایک آنسو چپکے سے اسکے گال پر لڑھک گیا۔

www.novelsclubb.com

آج فیلیز کو گزرے چار دن ہو چکے تھے سب آہستہ آہستہ سنبھل رہے تھے یاشر بھی خود کو سنبھال رہا تھا۔وہ بہت کم دوست بناتا تھا مگر جسے بناتا تھا اسکے لیے حد سے

زیادہ پوزیسو ہو جاتا تھا اسکو اس بات کا یقین نہیں آرہا تھا کہ فیلیز سٹریس میں تھی۔ ناجانے اس نے کیا کچھ برداشت کیا ہوگا اور وہ کیسا دوست تھا جو اسے جان ہی نہیں سکا۔

اطروجہ خاموش ہو چکی تھی اسے لگتا تھا فیلیز صرف توجہ نہ ملنے پر انکل آنٹی کو تنگ کرتی ہے مگر وہ تو اپنی اذیت کے مقابلے میں کچھ نہیں کرتی تھی اور آخری بار اس نے فیلیز سے کتنے برے طریقے سے بات کی تھی۔

فائزہ بیگم اور فاہس صاحب نے کچھ نہ کہا تھا۔ ہر کوئی اپنے آپ کو فیلیز کی موت کا قصوروار سمجھ رہا تھا سب ہی اپنے ضمیر کی عدالتوں میں کھڑے اپنا اپنا مقدمہ لڑ رہے تھے سب کے اندر جنگ جاری تھی۔ فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ مجرم کون ہے۔

www.novelsclubb.com

تعزیت کے لیے آنے والی خواتین کو ماریہ بیگم دیکھ رہی تھیں جبکہ مرد حضرات کو فاہس صاحب کے ساتھ ظہور صاحب دیکھتے تھے۔

وہ تینوں بھی کالج سے واپسی پر فیلیز کے گھر چکر لگا لیتے تھے۔آج بھی معمول کی طرح وہ تینوں فیلیز کے گھر پہنچے تو لاؤنج میں خواتین کو بیٹھا دیکھا۔

اطر وجہ انہیں لے کر فیلیز کے کمرے میں چلی گئی اس کے کمرے میں ہر چیز نفاست سے رکھی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد نمیراں بی نے انہیں خواتین کے جانے کی اطلاع دی تو وہ لوگ باہر کی جانب بڑھے یاشر باہر جا ہی رہا تھا کہ اسکی نظر سٹڈی ٹیبل پر پڑی کالی ڈائیری پر گئی وہ اسے اٹھا کر باہر کی جانب بڑھا۔

"یہ ڈائیری فیلیز کی ہے؟"

یاشر نے لاؤنج میں بیٹھی اطر وجہ سے پوچھا جو فائزہ بیگم سے باتیں کر رہی تھی یہ اسکاروز کا معمول تھا وہ لوگ یہاں آتے ہی فائزہ بیگم کو باتوں میں الجھانے کے لیے تھے تاکہ وہ کچھ دیر کے لیے خود کو فیلیز کی سوچوں سے نکالیں سب اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے اطر وجہ نے اسے گھورا کہ وہ آنٹی کے سامنے اپنی زبان بند رکھے مگر یاشر کو صرف یہ جاننا تھا کہ یہ ڈائری فیلیز کی ہے یا نہیں

۔

"ہاں میں نے اسے تین سال پہلے اسکی برتھ ڈے پر دی تھی مگر وہ اس پر کچھ نہیں لکھتی تھی۔"

اطروجہ نے افسردہ ہوتے ہوئے کہا۔

یاشر نے مزید ایک پل بھی ضائع کیے بغیر ڈائری کھولی اس ڈائری کے کاغذ بھی کالے تھے ڈائیری کے پہلے صفحے پر مخصوص پین سے سفید روشنائی میں فیلیز لکھا تھا اسکی رائیٹنگ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی۔ صفحہ پلٹتے ہوئے وہ پاس رکھے صوفے پر بیٹھا تو کنور اور اطروجہ بھی اس کے ساتھ آبیٹھے اس صفحے پر ایک غزل لکھی ہوئی تھی۔

اجڑے ہوئے لوگوں سے گریزاں نا ہوا کر

www.novelsclubb.com

حالات کی قبروں کے یہ کتبے بھی پڑھا کر

ہر وقت کا ہنسنا تجھے برباد نا کر دے

تنہائی کے لمحوں میں کبھی رو بھی لیا کر

اے دل تجھے دشمن کی بھی پہچان کہاں ہے

تو حلقہ یاراں میں بھی محتاط رہا کر

وہ آج بھی صدیوں کی مسافت پہ کھڑا ہے

ڈھونڈا تھا جسے وقت کی دیوار گرا کر

اس غزل کے نیچے وہی تاریخ درج تھی جس دن اسے یہ ڈائری اطر وجہ نے تحفے میں دی تھی مگر ڈائری کے اس کاغذ کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کئی بار کھولا گیا ہو جبکہ آگے ڈائری کے صفحات خالی تھے۔کچھ صفحات پلٹنے کے بعد اطر وجہ اور کنور کو یقین ہو گیا تھا کہ ڈائری خالی ہو گی مگر یاشر ایک ایک صفحے کو پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔

یاشر کو جیسے یقین تھا کے فیلیز نے کچھ نا کچھ ضرور لکھا ہو گا بالآخر ڈائری کے آخری صفحات پر لکھائی نظر آئی جسے دیکھ کر یاشر کی آنکھیں چمکی تھیں فیلیز لکھ کر گئی تھی کچھ پیرا گراف کی شکل میں دو آمنے سامنے کے صفحات پر لکھا گیا تھا۔اس میں اونچا

پڑھنے کی ہمت نہیں تھی اس لیے ڈائری کنور کی طرف بڑھائی۔ کنور نے اسکی حالت سمجھتے ہوئے ڈائری پکڑی اور پڑھنا شروع کی۔

"میں کسی سے کچھ نہیں شئیر کرنا چاہتی

لیکن آج میرا دل بہت پریشان ہے مجھے نیند نہیں آرہی میں سونا چاہتی ہوں ایک لمبی گہری نیند کی آغوش میں جس سے میری ساری تھکاوٹ اتر جائے ماما بابا آئی لو یو میں یہ آپ کے سامنے کہنا چاہتی ہوں مگر نہیں کہہ پاتی مجھے آپ دونوں سے کوئی شکایت نہیں ہے بس ایک خواہش ہے کہ آپ مجھ سے بھی پوچھیں کے میں کیا کرتی ہوں میری لائف کیسی گزر رہی ہے آپ کو پتا ہے میرے اطر وجہ کے علاوہ بھی دو دوست بنیں ہیں تھوڑے پاگل ہیں میری طرح مگر بہت اچھے ہیں میں یہ بات آپ کو بتانا چاہتی ہوں جیسے اظہر اور کشاف اپنے دوستوں کا بتاتے ہیں مگر مجھے موقع ہی نہیں ملتا۔ اگر میں لڑکی ہوں تو میرا کیا قصور ہے؟ کیا بیٹی ہونا جرم ہے؟ میں آپ کا دل نہیں دکھانا چاہتی مگر انجانے میں مجھ سے غلطیاں ہو جاتی ہیں آئم سوری میں آپ دونوں سے بہت پیار کرتی ہوں میں اس زندگی سے چھٹکارا چاہتی

ہوں کبھی کبھی خودکشی کا خیال آتا ہے مگر میں نہیں چاہتی آپ لوگوں کی بدنامی ہو میری خواہش ہے کہ میں مرنے سے پہلے آپ دونوں کے گلے لگ سکوں مگر شائد یہ خواہش ادھوری ہی رہ جائے گی خواہشوں کے ادھورا رہنے سے ہی تو یہ دنیا چلتی ہے۔

میری زندگی سے مجھے کوئی شکایت نہیں مگر میری دعا ہے کہ کسی گھر میں دوسری فیلیز جنم نا لے۔"

یہ آخری لائن تھی جو اس صفحے پر لکھی گئی تھی اسکے نیچے لکھی تاریخ فیلیز کے ایکسیڈنٹ والا دن تھا اسکے ساتھ صبح کے 2:20 کا وقت لکھا ہوا تھا۔

صفحہ پلٹا تو ڈائیری اپنے اختتام پر پہنچی اسکے آخری صفحے پر ایک اور غزل درج تھی۔

www.novelsclubb.com

بھلانے سے جو نا بھولے وہ کہانی چھوڑ جاؤنگا

زمانے میں تیری آنکھوں میں پانی چھوڑ جاؤنگا

لپٹ کر دیر تک درودیوار سے لوگ روئیں گے

میں ایسی سوگ میں لپٹی جوانی چھوڑ جاؤنگا

مٹاؤگے کہاں تک تم میری باتیں میری یادیں

میں ہر اک موڑ پر اپنی نشانی چھوڑ جاؤنگا

میرے یہ لفظ مر کر بھی مجھے مرنے نہیں دینگے

میں چپ ہو کر بھی لہجے کی روانی چھوڑ جاؤنگا

کچھ اس طرح سے نکلوں گا تیری دنیا کو ٹھکرا کر

میں دشمن کے بھی چہرے پر حیرانی چھوڑ جاؤنگا

اس غزل کے نیچے پچھلے صفحے پر موجود تاریخ لکھی گئی تھی وقت البتہ 2:46 لکھا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ویران قبرستان میں ایک قبر کے پاس کوئی وجود سر جھکائے بیٹھا تھا پچھلے سات سال سے یہ روز کا معمول تھا گرمی ہو یا سردی شاید وہ وجود بیمار نہیں ہوتا تھا یا بیمار ہونے کے باوجود یہاں آنا ترک نہیں کرتا تھا۔ایک اتنا بڑا بزنس کرنے والے اس شخص کے پاس قبر میں لیٹے وجود کو مخاطب کرنے کے لیے الفاظ ختم ہو جاتے تھے۔وہ سر جھکائے یونہی خاموشی سے نظریں نیچی کیے بیٹھا رہتا تھا جیسے نظر اٹھانے کی ہمت نہ ہو۔قبرستان میں داخل ہوتے ہی پچھتاوں کا بوجھ کندھے جھکا دیتا تھا۔ماضی میں کی کی غلطیاں اپنے جال میں جکڑ لیتیں جس کے باعث کئی کئی گھنٹے یادوں کے دریچے بند نا ہوتے تھے۔

"آئی لو یو بابا"

چہکتی ہوئی آواز پر فاہس صاحب نے نظریں اوپر اٹھائیں تو بے ساختہ نظریں قبر کے کتبے پر لکھے فیلیز فاطمہ پر جا ٹکیں. وہ ان کی توجہ کی خواہش لیے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی یہ اذیت ناک سوچ کھلے آسمان تلے سانسیں لینے کے درپہ تھی وہ جلدی سے باہر کی جانب بڑھے۔

"آج کی اس مادیت پرست دنیا میں ہر انسان مادی ضروریات کے پیچھے بھاگتے ہوئے یہ فراموش کر چکا ہے کہ اس سے جڑے رشتوں کو اسکی توجہ اور وقت کی ضرورت بھی ہے۔ والدین اور اولاد میں ایک سرد جنگ جاری ہے۔ دونوں طرف مسئلہ ایک ہے کہ وہ ہمیں نہیں سمجھتے۔ سمجھنا ہو گا دونوں کو، دونوں طرف سے ورنہ اس جنگ میں جیتنے والا ساری عمر پچھتاوے کے بوجھ تلے ہار دے گا۔ آپ آج کی نسل کو سمجھنے کی پہل کریں گے تو وہ جواب میں آپ کو سمجھ کر آپ کو مانے گی۔ تربیت میں پیار کا عنصر شامل کریں خاص طور پر بیٹیوں کے لیے ان کے مستقبل کا فیصلہ خدا پر چھوڑ کے انکی تربیت بیٹی سمجھ کر کریں کسی کے گھر کی بہو سمجھ کر نہیں۔ شکریہ!"

دھیمی آواز خاموش ہوئی تو ہال میں بیٹھے توجہ سے سنتے لوگوں کا سکوت ٹوٹا تھا۔

اسوقت وہاں تین ہزار کا مجمع موجود تھا جس میں مختلف شہروں سے آئے والدین اور

بچے موجود تھے براہ راست ہزاروں لوگ سکرین کے پیچھے بیٹھے اسے سن رہے تھے۔ہال میں داخل ہوتے فاہس صاحب کے کانوں میں یہ تمام الفاظ پڑے تو دل میں پچھتاوے کی کسک بڑھی تھی مگر یہ قبرستان نہیں تھا جہاں سے وہ باہر نکل جاتے یہ تقاریب انکی کمپنی منظم کرتی تھی۔یہ ایک سوشل کمپئن تھی۔جس میں موٹیویشنل لیکچر دیا جاتا تھا۔تاکہ دوبارہ کسی گھر میں کوئی فیلیز پیدا ناہو۔سی۔ای۔او کی حیثیت سے انہیں یہاں موجود لوگوں سے مسکرا کر ملنا تھا چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ کا نقاب چڑھاتے ہوئے وہ آگے بڑھے پچھلے تین سال سے وہ یاشر کنور اور اطروبھکے ساتھ مل کر

"understand us"

کے نام سے کمپئن چلا رہے تھے۔وہ خود بھی نہیں چاہتے تھے کہ اب کسی دوسرے گھر میں فیلیز پیدا ہو۔

"آپ تو بہت فلسفانہ باتیں کرتی ہیں کہاں سے سیکھیں ہیں مجھے بھی سیکھنی ہیں۔"

اطروجہ سٹیج سے اتری تھی کہ اپنے سامنے کھڑی لڑکی کی چہکتی ہوئی آواز اسکے کانوں میں پڑی اس لڑکی کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی شائد وہ اپنے والدین یا سکول کے ساتھ وہاں آئی تھی۔اطروجہ کی آنکھوں کے سامنے ماضی کا اپنی چھب دکھلا کر غائب ہوا۔

"ایسی باتیں سیکھی نہیں جاتیں۔زندگی سیکھاتی ہے۔میرے دعا آپ جیسی پیاری لڑکی کو نا سیکھنے کو ملیں۔اس کا معلم بہت ظالم ہے۔۔۔"

اطروجہ کہتے ہوئے آگے بڑھی۔لڑکی آنکھوں میں نا سمجھی لیے اسے دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر ہال کی طرف بڑھی۔

"اچھا بولی ہو آج تم۔"

اطروجہ سائیڈ پر بنے کمرے میں پہنچی تو یاشر کے الفاظ کانوں میں پڑے۔

"ہم اگلا ایونٹ کب ہے؟"

اطروجہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تو یاشر نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔ دونوں نے کنور کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"نیکسٹ منتھ۔۔"

کنور نے ان کے دیکھنے پر کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

تمام لوگ زندگی کی الجھنوں میں گھرے تھے۔ کچھ نہ بدلہ تھا تو وہ فائزہ بیگم کا غصہ تھا مگر اب وہ فیلیز کی بجائے ملازمین پر نکلتا تھا شاید انہوں نے فیلیز کی موت کو قبول نہیں کیا تھا یا شاید وہ اپنے پچھتاوے کے احساس سے بھاگنے کے لیے غصے کا سہارا لیتی

تھیں۔اظہر اور کشاف بیرون ملک پڑھائی کے لیے جا چکے تھے۔زندگی کی دوڑ جاری تھی۔

سب اس دوڑ میں شامل تھے اگر کوئی موجود نہیں تھا تو وہ تھی فیلیز!

(ختم شد)

www.novelsclubb.com